ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
www.tanzeem.org
32
مسلسل اشاعت کا
32واں سال
تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام
تنظیم اسلامی کا ترجمان
4 تا 10 صفر المظفر 1445ھ / 22 تا 28 اگست 2023ء

خلافت کا قیام فرضِ عین؟

علامہ ابن حزم الظاہری لکھتے ہیں:

’’تمام اہلِ سنت، مرجئہ، شیعہ، خوارج سب کا اتفاق ہے کہ نصب امام (امام کا تقرر) واجب (فرض کفایہ) ہے۔‘‘

فقہاء کے نزدیک خلافت کا قیام اور خلیفہ کا تقرر ابتدائی طور پر فرضِ کفایہ ہے، لیکن اگر اسے مقررہ وقت میں ادا نہ کیا جائے تو فرضِ عین ہو جاتا ہے۔ علماء اصول کا یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ فرض کفایہ مقرر مدت میں ادا نہ کیا جائے تو وہ فرضِ عین ہو جاتا ہے خلافت کا قیام ابتداً فرض کفایہ ہے لیکن اگر مقررہ مدت (تین دن) کے اندر کچھ لوگ (جو اس کے مکلّف ہیں) اسے ادا نہ کریں تو فرض عین ہو جائے گا۔ جیسے نماز جنازہ فرض کفایہ ہے لیکن مقررہ وقت میں کچھ لوگ اُسے ادا نہ کریں تو فرض عین ہو جاتی ہے اور تمام لوگ گناہ گار ہوتے ہیں۔ امام الحرمین اس اصول سے متعلق لکھتے ہیں:

’’اگر بالفرض فروضِ کفایہ میں سے کوئی فرض کفایہ معطل ہو جائے تو تمام لوگ حسب مراتب گناہگار ہوں گے.....فروضِ کفایہ بعض اوقات، بعض لوگوں پر فرض عین ہو جاتے ہیں۔ اس لیے کہ جس شخص کا شریکِ سفر راستے میں فوت ہو جائے اور اس کے علاوہ کوئی دوسرا آدمی موجود نہیں تو اس پر اس کے غسل، تجہیز اور تکفین کا انتظام کرنا فرض عین ہو جاتا ہے۔‘‘

بیسوی صدی عیسوی کے پہلے ربع میں خلافت عثمانیہ کے سقوط کے بعد سے آج تک نظام خلافت معطل ہے اور خلیفہ کا تقرر نہیں ہو سکا ہے۔ مذکورہ دلائل کی روشنی میں نظام خلافت کا احیاء اور خلیفہ کا تقرر اس وقت سے آج تک فرض عین ہے جس کا جلد از جلد ادا کرنا تمام مسلمانوں کے ذمہ باقی ہے۔ (عصر حاضر میں غلبہ دین کا نبوی طریق کار، مولانا محمد زاہد اقبال)

اس شمارے میں

PDM کی 16 ماہ کی حکومت
بقائے پاکستان: نفاذِ عدلِ اسلام
امیر تنظیم اسلامی کا پیغام
عمران خان کی گرفتاری اور پاکستانی سیاست کا مستقبل
ظاہر میں تو آزادی ہے.......
رجوع الی القرآن کورسز کی اختتامی تقریب

الھدیٰ
ڈاکٹر اسرار احمدؒ 1048

ملکۂ سبا کا فیصلہ

سُورۃُ النَّمل | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | آیت :34

قَالَتۡ اِنَّ الۡمُلُوۡکَ اِذَا دَخَلُوۡا قَرۡیَۃً اَفۡسَدُوۡہَا وَ جَعَلُوۡۤا اَعِزَّۃَ اَہۡلِہَاۤ اَذِلَّۃً ۚ وَ کَذٰلِکَ یَفۡعَلُوۡنَ ﴿۳۴﴾

آیت ۳۴: ﴿قَالَتۡ اِنَّ الۡمُلُوۡکَ اِذَا دَخَلُوۡا قَرۡیَۃً اَفۡسَدُوۡہَا﴾ ’’اُس نے کہا کہ بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اس میں فساد برپا کر دیتے ہیں‘‘

اس نازک موقع پر ملکہ نے بڑی دانش مندانہ بات کی کہ بادشاہوں کا ہمیشہ سے ہی دستور رہا ہے کہ وہ جس شہر یا علاقے کو فتح کرتے ہیں اسے برباد کر کے رکھ دیتے ہیں۔

﴿وَ جَعَلُوۡۤا اَعِزَّۃَ اَہۡلِہَاۤ اَذِلَّۃً ۚ وَ کَذٰلِکَ یَفۡعَلُوۡنَ ﴿۳۴﴾﴾ ’’اور اس کے معزز لوگوں کو ذلیل کر دیتے ہیں‘ اور وہ ایسے ہی کرتے ہیں۔‘‘

ملکہ کی یہ بات بھی بہت اہم اور حقیقت پر مبنی ہے۔ علّامہ اقبالؔ نے اپنی نظم ’’خضرِ راہ‘‘ کے ذیلی عنوان ’’سلطنت‘‘ کے تحت جو فلسفہ بیان کیا ہے اس کا مرکزی خیال انہوں نے اسی آیت سے اخذ کیا ہے اور پہلے شعر میں اس آیت سے تلمیح بھی استعمال کی ہے۔ نظم کا آغاز یوں ہوتا ہے: ؎

آ بتاؤں تجھ کو رمز آیۂ اِنَّ الْمُلُوْكَ — سلطنت اقوامِ غالب کی ہے اک جادوگری
خواب سے بیدار ہوتا ہے ذرا محکوم اگر — پھر سلا دیتی ہے اُس کو حکمراں کی ساحری!

برعظیم پاک و ہند میں مسلمانوں کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا۔ یہاں مسلمان حکمران تھے جبکہ ہندو اُن کے محکوم تھے۔ انگریزوں کے اقتدار پر قبضہ کرنے سے ہندوؤں کو تو کچھ خاص فرق نہ پڑا‘ ان کے تو صرف حکمران تبدیل ہوئے‘ پہلے وہ مسلمانوں کے غلام تھے‘ اب انگریزوں کے غلام بن گئے‘ لیکن مسلمان تو گویا آسمان سے زمین پر پٹخ دیے گئے۔ وہ حاکم سے محکوم بن گئے۔ اب اگر انگریزوں کو کچھ خطرہ تھا تو مسلمانوں سے تھا۔ انہیں خدشہ تھا کہ مسلمان اپنا کھویا ہوا اقتدار دوبارہ حاصل کرنے کے لیے ضرور کوشش کریں گے۔ چنانچہ انہوں نے مسلمانوں کی ممکنہ بغاوت کی پیش بندی کے لیے انہیں ہر طرح سے دبانے کی کوشش کی۔ اس سلسلے میں انہوں نے یہ طریقہ اپنایا کہ معاشرے کے گھٹیا لوگوں کو تو خطابات اور جاگیروں سے نواز کر اعلیٰ مناصب پر بٹھا دیا اور ان کے مقابلے میں معززین اور شرفاء کو ہر طرح سے ذلیل و رسوا کیا۔ ایسے تمام جاگیردار انگریزوں کا حق نمک ادا کرتے ہوئے اپنی قوم کے مفادات کے خلاف اپنے آقاؤں کی معاونت میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔

یہی حکمتِ عملی مصر میں فرعون نے بھی اپنا رکھی تھی۔ اس نے بھی بنی اسرائیل میں سے کچھ لوگوں کو اپنے دربار میں جگہ دے رکھی تھی۔ یہ مراعات یافتہ لوگ فرعون کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اپنی قوم کی مخبری کرتے اور اپنے ہی بھائی بندوں کے خلاف فرعون کے معاون و مددگار بنتے۔

درسِ حدیث

ظلم قیامت کے دن اندھیروں کا باعث

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قَالَ: ((اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ)) (بخاری و مسلم)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ’’ظلم قیامت کے روز بہت سی تاریکیوں اور اندھیروں کا باعث ہے۔‘‘

تشریح: اس حدیث میں خبردار کیا گیا ہے کہ جو شخص اس دنیا میں ظلم کرے گا وہ قیامت کے روز بہت سے اندھیروں میں بھٹکتا پھرے گا۔ اور یہ ظلم اپنی تمام اقسام پر مشتمل ہے خواہ جان پر ہو، مال میں ہو، کسی کی عزتِ آبرو پر ہو، حقوق اللہ میں ہو یا حقوق العباد میں، حرام ہے۔

ہفت روزہ لاہور
ندائے خلافت
تا خلافت کی بنا دُنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر
تنظیمِ اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب
بانی: اقتدار احمد مرحوم
4 تا 10 صفر المظفر 1445ھ جلد 32
22 تا 28 اگست 2023ء شمارہ 32
مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: ایوب بیگ مرزا
ادارتی معاون: فرید اللہ مروت
نگرانِ طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور
مرکزی دفتر تنظیمِ اسلامی
"دارالاسلام" ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقامِ اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن لاہور۔ 54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org
قیمت فی شمارہ 20 روپے
سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک....... 800 روپے
بیرونِ پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (14300 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (10800 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
"مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org
"ادارہ" کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

اداریہ
ایوب بیگ مرزا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

PDM کی 16 ماہ کی حکومت

اقتصادی جائزہ بلا تبصرہ

		16 ماہ قبل	16 ماہ بعد
1	پیٹرول کی قیمت (فی لیٹر)	149 روپے	273 روپے
2	بجلی فی یونٹ	18 روپے	35 روپے
3	قدرتی گیس کی قیمت		150 فیصد اضافہ
4	ڈالر	178 روپے	285-300 روپے
5	افراطِ زر	13.4 فیصد	28 فیصد
6	شرحِ سود (پالیسی ریٹ)	9 فیصد	22 فیصد
7	سرکاری قرضے	44.4 کھرب روپے	62.9 کھرب روپے (18.5 کھرب روپے یعنی 42 فیصد اضافہ)
8	ترسیلاتِ زر		13 فیصد کمی
9	برآمدات		14 فیصد کمی
10	غیر ملکی سرمایہ کاری		77 فیصد کمی
11	شرحِ نمو	6.1 فیصد	0.29 فیصد
12	زراعت میں شرحِ افزائش	4.4 فیصد	1.55 فیصد
13	سروسز سیکٹر میں شرحِ افزائش	6.2 فیصد	0.86 فیصد
14	صنعتی شرحِ افزائش	7.2 فیصد	2.94 فیصد

◆ اعداد و شمار 10 اپریل 2022ء تا 09 اگست 2023ء

ہم نے PDM کی 16 ماہ کی حکومت کا جو اقتصادی نقشہ آپ کے سامنے پیش کیا ہے، یعنی جب وہ برسرِ اقتدار آئے تو اقتصادی اعداد و شمار کیا تھے اور اب اُن کی حکومت کے اختتام پر کیا صورتِ حال ہے۔ اس کے بعد ہم نہیں سمجھتے کہ ہماری طرف سے کسی قسم کے تبصرے کی ضرورت ہے۔ قارئین خود ہی آسانی سے اُن کی حکومت کی کارکردگی کو سمجھ لیں گے۔ البتہ سیاسی اور اجتماعی زندگی کے دوسرے پہلوؤں کے حوالے سے ہم اُن کی 16 ماہ کی حکومت پر اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں گے۔ اس تحریر سے پہلے ہم نے بڑی سنجیدگی اور دیانتداری سے غور و خوض کیا اور چاہا کہ بات اُن کی کسی کارکردگی کی تعریف اور تحسین سے شروع کی جائے اور اس کے بعد ناقدانہ تبصرہ کیا جائے لیکن یقین کیجیے کہ انتہائی مغز ماری کے بعد بھی ہم ایک قابلِ تعریف نکتہ بھی ایسا نہ ڈھونڈ سکے جس سے یہ معلوم ہو کہ گزشتہ سولہ ماہ میں فلاں ملکی یا قومی سطح پر اچھا یا

مفید کام ہوا۔خود سابق وزیراعظم میاں شہباز شریف ایک ہی اچھے کام کا ذکر کیا کرتے تھے اور وہ یہ تھا کہ ہم نے ملک کو ڈیفالٹ ہونے سے بچالیا۔ حالانکہ اُن کی حکومت کا جب آغاز ہوا تو زرمبادلہ کے ذخائر 18 ارب ڈالر تھے اور پھر اُن کی حکومت میں وہ وقت بھی آیا کہ یہ ذخائر کم ہوتے ہوتے ساڑھے تین ارب ڈالر رہ گئے۔

سوال یہ ہے کہ ڈیفالٹ کی طرف ملک کو لے کر کون گیا تھا لہٰذا یہ انتہائی مضحکہ خیز دعویٰ ہے کہ ہم نے ملک کو ڈیفالٹ ہونے سے بچایا۔ ہم یہاں یہ بات نوٹ کرواتے چلیں کہ ہمیں اعلانیہ طور پر ڈیفالٹ قرار دینا امریکہ کی صوابدید پر ہے۔ وہ ہم پر کسی وقت بھی ڈیفالٹ کا ٹھپہ لگوا سکتا ہے۔ آخر کیوں PDM کی حکومت نے امریکہ کے ساتھ سکیورٹی کا وہ معاہدہ renew کرلیا ہے جو قریباً 2020ء سے معلق تھا، جس کی ایک شق کے مطابق پاکستان اور امریکہ ایک دوسرے کے اڈے استعمال کر سکتے ہیں۔ ظاہر ہے وقت پڑنے پر امریکہ ہی ہمارے اڈے استعمال کرے گا۔ بات خارجہ پالیسی پر چل پڑی ہے تو یہ بھی عرض کرتے چلیں کہ پاکستان پر الزام ہے کہ روس کے مخالف ملک یوکرائن کو پاکستان کے راستے اسلحہ بھجواتے ہیں۔ پہلی بار یوکرائن کے وزیر خارجہ نے پاکستان کا دورہ کیا جس کی پریس کانفرنس سے روسی صحافی کو نکال دیا گیا۔ پاکستان کے وزیر خارجہ بلاول بھٹو نے اپنے غیر ملکی دوروں پر خزانے سے اربوں روپے خرچ کیے جن میں امریکہ کے کئی سرکاری اور غیر سرکاری دورے شامل تھے۔ لیکن برادر ملک افغانستان جو ہمسایہ بھی ہے جس کے ساتھ ہمارے مسائل روز بروز سنگین ہو رہے تھے، وہاں کا ایک دورہ بھی نہیں کیا۔

حال ہی میں امریکہ کی طرف سے پاکستان کو یقین دہانی کروائی گئی ہے کہ وہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان کی مدد کرے گا اور پاکستان کو جدید اسلحہ بھی دے گا اللہ خیر کرے۔ اللہ پاکستان کو اپنی امان میں رکھے۔ کیا امریکہ سے پوچھنے کی جرأت کی جا سکتی ہے کہ پاکستان میں دہشت گردی کرواتا کون ہے؟ PDM کی حکومت نے سابقہ حکومت پر الزام لگایا ہے کہ اُس نے ذاتی سیاسی مفاد حاصل کرنے کے لیے امریکہ سے تعلقات بگاڑ لیے تھے۔ یقیناً کسی بھی ملک سے تعلقات بگاڑنا خاص طور پر عالمی قوت سے بگاڑ پیدا کرنا حماقت ہے، نقصان دہ ہے، لیکن PDM تو اس کی وجہ سائفر بتاتی تھی کہ سائفر کا جھوٹا افسانہ عمران خان نے گھڑ لیا تھا جبکہ امریکہ ہی کے اخبار intercept نے سائفر کو ایک حقیقت بتا کر P.T.I حکومت کے مؤقف کی تصدیق کر دی ہے۔

بہرحال PDM حکومت نے تو تعلقات سنوارنے کی آڑ میں امریکی غلامی کا قلادہ پھر قوم کے گلے میں ڈال دیا ہے۔ اللہ ہی جانتا ہے کہ اب ہم یہ قلادہ کب اور کیسے اپنے گلے سے اتار سکیں گے؟

داخلی سطح پر PDM کی سولہ ماہ کی کارکردگی اور مخالفین کے خلاف سیاسی انتقامی کارروائیاں پاکستان کی تاریخ پر ایسا سیاہ دھبہ ہیں جو شاید کبھی دھویا نہ جا سکے۔ پاکستان میں چار مارشل لاء لگے ہیں لیکن سیاسی مخالفین کے ساتھ ایسا خوف ناک سلوک کسی مارشل لاء میں بھی نہیں ہوا۔ ہزاروں سیاسی کارکنوں کو مقدمات قائم کیے بغیر جیلوں میں بند کیا گیا۔ جیلوں میں کارکنوں کو ایسی ایسی اذیتیں دی گئیں جن کی تفصیلات انتہائی دردناک اور ناقابل بیان ہیں۔ لہٰذا انہیں پبلک کرنے پر میڈیا پر سخت ترین پابندیاں لگا دی گئیں۔ الیکٹرانک میڈیا پر اپوزیشن لیڈر کی تصویر دکھانے اور اُس کا نام لینے پر پابندی لگا دی گئی۔ مخالف جماعت کے سربراہ پر 180 سے زائد مقدمات دائر کیے گئے۔

اپوزیشن لیڈر عمران خان کو توشہ خانہ کیس میں عدالت نے سزا سنا دی۔ اگر اعلیٰ عدالتیں بھی اس سزا کی توثیق کر دیں تو کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے اور اُنہیں سزا بھگتنی ہوگی کیونکہ کوئی قانون سے بالاتر نہیں لیکن جن سیاسی لیڈروں نے توشہ خانہ سے ایسی اشیاء حاصل کیں جن کا لینا قانونی طور پر جائز ہی نہ تھا مثلاً آصف زرداری، نواز شریف اور یوسف رضا گیلانی نے توشہ خانہ سے گاڑیاں لیں جو قانون کی صریحاً خلاف ورزی ہے۔ اُس پر کوئی ایکشن نہیں ہوا۔ پھر یہ کہ ہائی کورٹ واویلا کرتا رہا کہ 1990ء سے 2003ء تک توشہ خانہ کی فہرست بھی دی جائے لیکن عدالتی احکامات کو پاؤں تلے روندتے ہوئے وہ فہرست دینے سے آج تک گریز کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ توشہ خانہ پر اصل ڈاکے تو اُس دور میں پڑے تھے۔ عدالتی احکامات کے پرخچے اُڑائے گئے۔ کسی سیاسی رہنما کی عدالت ضمانت منظور کرتی تو جیل کے باہر پولیس اُسے کسی دوسرے مقدمہ میں گرفتار کر لیتی۔

PDM کے دورِ حکومت میں ہی وفاقی شرعی عدالت نے سود کے حرام ہونے کا ایک بار پھر فیصلہ دیا بعض دوستوں کو یہ غلط فہمی ہوگئی کہ کیونکہ اس حکومت میں JUI شامل ہے بلکہ PDM اتحاد کی قیادت، قائد جمعیت علماء اسلام کے ہاتھوں میں ہے لہٰذا اس فیصلہ پر لازماً عمل کیا جائے گا، لیکن جو ہوا وہ سب کے سامنے ہے۔ البتہ اس حوالہ سے شریف خاندان کی بدقسمتی ملاحظہ فرمائیں کہ دونوں مرتبہ اُنہوں نے ہی اللہ سے جنگ بند کرنے کے فیصلہ کو چیلنج کیا۔

بقائے پاکستان: نفاذِ عدلِ اسلام

(سورۃ الانفال کی آیات 26 تا 29 کی روشنی میں)

مسجد جامع القرآن قرآن اکیڈمی، کراچی میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ کے 11 اگست 2023ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

خطبہ مسنونہ اور تلاوت آیات کے بعد!

پاکستان کا 76واں یوم آزادی منایا گیا یہ وہ مملکت ہے جس کو ہم نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نام پر حاصل کیا۔ البتہ اس وقت زمینی حقائق یہ ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ بے وفائی ہے اور انفرادی اور اجتماعی سطح پر اکثر و بیشتر اللہ کے احکامات کی مخالفت ہے۔ آج ہماری سیاست کا ستیاناس ہے۔ معیشت تباہ ہے۔ معاشرتی بگاڑ اپنے عروج پر ہے۔ ایک طرف اندرونی سطح پر سخت خلفشار ہے، عداوتیں، دشمنیاں، تعصبات اور نفرتیں انتہا پر ہیں اور دوسری طرف بیرونی قوتوں کے پریشرز ہیں، حالات یہ ہیں کہ لوگ اس مملکت کے ٹکڑے کرنے کے لیے تیار بیٹھے ہیں۔

ان حالات میں تنظیم اسلامی نے 11 اگست تا 3 ستمبر ”بقائے پاکستان: نفاذ عدل اسلام“ کے عنوان سے ایک ملک گیر مہم کا آغاز کیا ہے۔ چونکہ اب پاکستان کے استحکام ہی نہیں بلکہ بقاء کا مسئلہ ہے۔ اس لیے تنظیم اسلامی کی اس مہم کا مقصد یہ ہے کہ اُس عظیم نصب العین کی یاددہانی کروائی جائے جس کے لیے اس ملک کو حاصل کیا گیا تھا کیونکہ یہ ملک جس نظریہ کی بنیاد پر قائم ہوا تھا اس کی بقاء، سلامتی اور استحکام بھی اسی نظریہ کے نفاذ سے وابستہ ہے۔ موجودہ حالات میں پاکستان کی بقاء اور سلامتی کو جو خطرات لاحق ہیں اور جو عدم استحکام کی صورتحال ہے اس سے نکلنے کا واحد راستہ یہ ہے کہ اسلام جو عدل کا دین ہے اور سوشل جسٹس کا پورا سسٹم عطا کرتا ہے اس کے نفاذ کے لیے پیش قدمی کریں۔ اس حوالے سے تنظیم اسلامی کی اس آگاہی مہم میں خطبات جمعہ کا اہتمام ہوگا، گلی کوچوں میں جا کر ہینڈ بلز اور بروشرز کے ذریعے لوگوں تک بات کو پہنچایا جائے گا۔ علماء اور آئمہ مساجد تک اس بات کو پہنچایا جائے گا۔ پھر حکمرانوں اور مقتدر طبقات تک یہ پیغام پہنچایا جائے گا۔ اسی طرح عدالتوں کے ججز، اداروں کے سربراہان، میڈیا اینکر پرسنز، میڈیا ہاؤسز کے مالکان، صحافی برادری تک خطوط اور مختلف ذرائع سے پیغام کو پہنچانے کی کوشش کی جائے گی۔ اسی طریقے پر سیمینارز، ریلیاں، سوشل میڈیا، تمام میڈیمز کو استعمال کر کے اس سبق کو ہم عام کرنے کی کوشش کریں گے۔ ان شاء اللہ۔ اہل علم حضرات اور عوام الناس سے گزارش ہے کہ ہمارے اس کام میں ہمارے ساتھ تعاون کریں۔

مرتب: ابوابراہیم

آج کے خطاب جمعہ میں بھی اسی حوالے سے کچھ تذکیری پہلوؤں کو اُجاگر کرنا مقصود ہے۔ سورۃ الانفال میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”اور یاد کرو جبکہ تم تھوڑی تعداد میں تھے اور زمین میں دبا لیے گئے تھے، تمہیں اندیشہ تھا کہ لوگ تمہیں اُچک لے جائیں گے، تو اللہ نے تمہیں پناہ کی جگہ دے دی اور تمہاری مدد کی اپنی خاص نصرت سے اور تمہیں بہترین پاکیزہ رزق عطا کیا، تاکہ تم شکر ادا کرو۔“ (آیت:26)

سورۃ الانفال کے اس مقام پر اللہ تعالیٰ نے ہجرت مدینہ اور مدینہ میں مسلمانوں پر اپنی نوازشات کا تذکرہ فرمایا ہے۔ استاد محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ اس مقام کا ذکر کر کے فرماتے تھے کہ ان آیات میں گویا پاکستانی قوم سے بھی خطاب ہو رہا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہجرت مدینہ کے بعد تاریخ کی سب سے بڑی ہجرت قیام پاکستان کے موقع پر ہوئی اور یہ ہجرت بھی اسلام کے لیے تھی۔ مکہ میں جس طرح مسلمان تھوڑے تھے، ان پر مظالم کے پہاڑ توڑے جا رہے تھے، اندیشہ تھا کہ انہیں دبا لیا جائے گا، چنانچہ اللہ نے انہیں یثرب میں ٹھکانہ عطا کر دیا، اسی طرح ہندوستان میں مسلمان تھوڑے تھے، ہندو اکثریت میں تھے، انگریز کی غلامی تھی۔ اگر انگریز چلا بھی جاتا تو ہندو اکثریت ہمیں مٹا کر رکھ دیتی۔ اللہ نے ہمیں اس دُہری غلامی سے نجات دی اور ایک خطہ عطا کیا۔ ہندو لیڈر کہتے تھے کہ پاکستان ہماری لاشوں پر بنے گا لیکن اللہ نے بنا کر دیا۔ رمضان کی ستائیسویں شب اللہ نے یہ ملک عطا کیا۔ یہی وہ شب مبارک تھی جب اللہ نے قرآن کو بھی نازل کیا تھا۔ 157 مسلم ممالک میں سے کسی ملک نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ اسلام کے نام پر قائم ہوا۔ ہم نے صرف یہ دعویٰ کیا تھا اور اللہ نے اپنے نام پر ہمیں پاکستان عطا کیا۔ کوئی ملک نسل کی بنیاد پر بنتا ہے، کوئی زبان کی بنیاد پر، کوئی خطہ کی بنیاد پر کوئی تاریخ کی بنیاد پر۔ یہاں نہ نسل ایک، نہ زبان ایک، نہ خطہ ایک، نہ تاریخ ایک، ہر قوم کی ایک تاریخ ہوتی ہے مگر پاکستان نام کا کوئی ملک تاریخ میں موجود نہیں تھا۔ پاکستان بنا صرف کلمہ کی بنیاد پر، ہمارا کلمہ ہی ہمارا نظریہ ہے۔ اس نظریہ کو مضبوط کریں گے تو ملک بچے گا۔ نظریہ مضبوط نہیں کیا، تعصب ابھر آیا اور 1971ء میں آدھا ملک کھو دیا۔ زبان کی بنیاد پر بنگلہ دیش وجود میں آ گیا۔ نظریہ ہی باقی ماندہ ملک کو بھی قائم رکھ سکتا ہے، کوئی سمجھتا ہے کہ ہمارے پاس طاقت ہے، ایٹمی صلاحیت ہے تو وہ سوویت یونین کا انجام دیکھ لے۔ جب

انہوں نے نظریہ کو چھوڑا تو ایٹمی صلاحیت بھی کام نہ آئی اور سوویت یونین دفن ہوگیا۔ ہم بھی اگر نظریہ کو مضبوط نہیں کریں گے تو تحریکیں اُٹھیں گی کوئی رنگ کی بنیاد پر، کوئی نسل کی بنیاد پر، کوئی زبان کی بنیاد پر۔

مدینہ میں جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ٹھکانہ عطا فرمایا، رزق عطا فرمایا اور اپنی نصرت سے تائید فرمائی تو مسلمانوں نے قولی اور عملی طور پر تشکر ادا کیا اور اللہ کے دین کے غلبہ کے لیے اپنی زندگیاں وقف کردیں۔ 259 صحابہ کرام ؓ نے حضور ﷺ کی حیات طیبہ میں جانیں پیش کی ہیں۔ پھر جب دین جزیرہ نما عرب پر غالب ہوگیا تو اس کے بعد بھی مومنین کی جماعت نے امانت کا حق ادا کیا ہے اور صرف جنگ یمامہ میں 1200 صحابہ کرام ؓ شہید ہوئے ہیں باقی تمام جنگوں کے اعداد و شمار اس کے علاوہ ہیں۔ حضور ﷺ کا مشن انہوں نے جاری رکھا ہے جہاں تک وہ پہنچ سکتے تھے وہاں تک انہوں نے اللہ کے دین کو قائم کیا۔ یہاں تک کہ ایک روایت کے مطابق صحابہ کرام ؓ کی ایک جماعت نے گھوڑے سمندر میں ڈال دیے اور عرض کیا یا اللہ! ہمارا جذبہ جہاد ختم نہیں ہوا تیری زمین ختم ہوگئی۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

انہوں نے امانت کا حق ادا کردیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بھی ایک سرزمین عطا فرمائی جہاں ہم آزاد ہیں اور ہمارے پاس پورا موقع تھا کہ ہم کم از کم پاکستان میں نفاذ اسلام کا اپنا وعدہ پورا کرتے۔ چنانچہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اگلی آیات کا پیغام گویا یثرب کے مسلمانوں کے لیے نہیں بلکہ ہمارے لیے نازل ہوا ہے۔ فرمایا:

’’اے اہل ایمان! مت خیانت کرو اللہ سے اور رسول (ﷺ) سے اور نہ ہی اپنی (آپس کی) امانتوں میں خیانت کرو جانتے بوجھتے۔‘‘ (الانفال: 27)

ہمیں خوب معلوم ہے کہ خیانت کسے کہتے ہیں، وعدہ خلافی کسے کہتے ہیں، فراڈ، دھوکہ اور جھوٹ کسے کہتے ہیں، کسی دوسرے کو پتا چلے نہ چلے لیکن خود اپنا ضمیر اندر سے گواہی دے گا۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ۝۱۴﴾ (القیامہ)
’’بلکہ انسان تو اپنے نفس کے احوال پر خود ہی خوب بصیرت رکھتا ہے۔‘‘

پاکستان ہم نے اس وعدے پر حاصل کیا تھا کہ یہاں نظام عدل قائم کریں گے۔ آج کی نوجوان نسل کو تو پتا بھی نہیں ہے کہ کیوں کہ اتنی قربانیاں دی گئیں، کس طرح ہمارے جوانوں کی گردنیں اڑائی گئیں، ہمارے بچوں کو ذبح کیا گیا، ہماری ماؤں بہنوں کی عصمتیں لوٹی گئیں، کس طرح اپنے گھر بار کو، جائیدادوں کو چھوڑ کر آئے، میں خود اس دادا کا پوتا ہوں جو اپنی جائیدادیں چھوڑ کر آئے۔ کیوں آئے؟ کیا سود کے نظام کے لیے؟ فحاشی و عریانی کے لیے؟ شیطانی کاموں کے لیے؟ دجالی تہذیب کے لیے؟ بے پردگی و بے حیائی کے لیے؟ یہ سارا کچھ تو بھارت میں بھی موجود تھا، فلم انڈسٹری، شوبز، ڈرامے، ناچ گانے کیا بھارت میں کم ہیں؟

مسلمانان ہند نے اتنی قربانیاں اللہ کے نام پر دی تھیں۔ ہم اس لیے آئے تھے کہ ’’پاکستان کا مطلب کیا: لا الٰہ الا اللہ‘‘ کا نعرہ لگ رہا تھا۔ ایک ہجرت مدینہ میں ہوئی تھی اور ایک ہجرت ہم نے کی تھی۔ دونوں کا مقصد اسلام تھا۔ صحابہ کرام ؓ نے تو امانت کی پاسداری کی، انہوں نے نہ صرف مدینہ میں بلکہ پورے عالم میں اسلام کو غالب کیا، لیکن ہم نے کیا کیا؟ 76 برس میں ہم نے اللہ سے بدعہدی، بددیانتی، بے وفائی اور غداری نہیں کی؟

اللہ حفاظت فرمائے ہم نے خیانت کی خدا کی قسم یہ آیات ہمارا ہی نقشہ کھینچ رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے:

﴿لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۱۰﴾ (الانبیاء) ’’(اے لوگو!) اب ہم نے تمہاری طرف یہ کتاب نازل کردی ہے اس میں تمہارا ذکر ہے۔ تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟‘‘

پریس ریلیز 18 اگست 2023ء

اقلیتوں کی جان، مال اور عزت کی حفاظت حکومت کی دینی اور قومی ذمہ داری ہے۔

شجاع الدین شیخ

اقلیتوں کی جان، مال اور عزت کی حفاظت حکومت کی دینی اور قومی ذمہ داری ہے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے جڑانوالہ میں عیسائی برادری کی املاک اور گرجا گھروں پر حملہ اور جلاؤ گھیراؤ کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہی۔ اُنہوں نے کہا کہ اسلام میں اقلیتوں کی جان و مال اور عبادت گاہوں کی حفاظت کرنا حکومت کا فرض ہے۔ پھر یہ کہ ہمارا آئین بھی اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کی ضمانت دیتا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ یقیناً قرآن پاک اور نبی مکرم ﷺ کی ناموس مسلمانوں کے نزدیک اُن کی جان، مال اور ہر شے پر مقدم ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ درحقیقت یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ اگر ایسے گھناؤنے فعل کا ارتکاب ہو تو انتظامی سطح پر شفاف اور غیر جانبدار تحقیق کر کے مجرم کو تعزیرات پاکستان کے مطابق قرار واقعی سزا دی جائے۔ اُنہوں نے کہا کہ بلوائیوں کو ہرگز یہ اجازت نہیں دی جاسکتی کہ وہ قانون کو ہاتھ میں لے کر ملک کے شہریوں کی جان، مال اور عزت و آبرو پر حملہ کریں اور غیر مسلموں کی مقدسات کا جلاؤ گھیراؤ کریں۔ اُنہوں نے سوال اُٹھایا کہ ضلعی اور صوبائی انتظامیہ نے نقض امن عامہ کے اس شرمناک واقعہ کی روک تھام کے لیے کوئی قدم کیوں نہیں اُٹھایا۔ اُنہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ایک طرف قرآن پاک اور نبی اکرم ﷺ کی توہین کے واقعہ میں ملوث ملزم کو قرار واقعہ سزا دی جائے اور دوسری طرف عیسائی برادری کے گرجا گھروں اور املاک کو نقصان پہنچانے کے ذمہ دار تمام افراد کو بھی سخت سزا دی جائے تاکہ آئندہ ایسے واقعات کو روکا جاسکے۔

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

ہم جانتے ہیں امانت صرف روپے پیسے کی نہیں ہوتی، یہ جان بھی میری نہیں ہے، یہ اللہ کی امانت ہے، میں نے اس کے متعلق جواب دینا ہے۔ حدیث میں ہے کہ بندے کے قدم روزِ محشر اُٹھ نہیں پائیں گے جب تک وہ پانچ سوالوں کے جواب نہ دے دے۔ زندگی کہاں کھپائی، جوانی کہاں لگائی، مال کہاں سے کمایا، کہاں خرچ کیا، علم جو حاصل کیا اس پر کتنا عمل کیا۔ مال امانت ہے، اولاد امانت ہے، اختیار امانت ہے، ان سب کے بارے میں جواب دینا ہے۔ گھر کے سربراہ کو گھر کے سارے معاملات کے بارے میں جواب دینا ہوگا۔ جس کے پاس جو عہدہ ہے، اختیار ہے اس کے مطابق اس کو جواب دینا ہوگا۔ یہ قرآن اللہ کے رسول ﷺ مجھے اور آپ کو دے کر گئے، یہ امانت ہے، اس کو پڑھنا، سمجھنا، عمل کرنا اور اس کے نظام کو دنیا کے سامنے پیش کرنا اور دنیا کے سامنے اس کا نمونہ پیش کرنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ محمد الرسول اللہ ﷺ کا اُسوہ ہمارے پاس امانت ہے۔ اسی طرح یہ ملک پاکستان بھی ہمارے پاس امانت ہے، کیوں امانت میں خیانت کرتے ہو، کیوں چند ٹکوں کی خاطر قوم کو لوٹتے ہو، بیچتے ہو؟ سورۃ الانفال کی اگلی آیت میں اللہ فرماتا ہے:

''اور جان لو کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولاد فتنہ ہیں اور یہ کہ اللہ ہی کے پاس ہے بڑا اجر۔'' (الانفال:28)

یہ مال اور اولاد دے کر تمہیں امتحان میں ڈالا ہے۔ ان کی محبت میں پڑ کر اللہ کے ساتھ بے وفائی نہ کرنا، اس کے پیغمبر ﷺ کے ساتھ بے وفائی نہ کرنا، بحیثیت پاکستانی قوم شروع شروع میں جذبہ بھی تھا اور جوش وخروش بھی تھا، قائداعظم کا ویژن بڑا واضح تھا۔ انہوں نے اپنی وفات سے قبل واضح کہا تھا کہ اللہ کا شکر ہے کہ پاکستان بن گیا، میرا ایمان ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا روحانی فیضان ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ خلافت راشدہ کو سامنے رکھتے ہوئے عہد حاضر کی اسلامی فلاحی ریاست دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اس کے بعد قراردادِ مقاصد بھی پاس ہوگئی جس میں طے پا گیا کہ حاکمیت اللہ کی ہوگی، کتاب وسنت کی بالادستی ہوگی۔ پھر تمام مکاتب فکر کے چوٹی کے علماء کے 22 نکات بھی سامنے آ گئے کہ ان اصولوں پر اسلام کا نفاذ پاکستان میں ہو جائے سب کا اتفاق ہوگا۔ یعنی شروع میں اچھی پیش رفت ہوئی لیکن پھر ریورس لگ گیا۔ مال کی محبت، دنیا کی محبت میں کبھی امریکہ کے سامنے جھکے، کبھی چائنا کے سامنے جھکے اور بیرونی اشاروں پر، بیرونی پریشر پر اپنی سیاست، معیشت، معاشرت کا بیڑا غرق کر لیا۔ گزشتہ ایک حکومت نے ایک دن میں 33 بل پاس کر دیے اور بعد والی شہباز حکومت نے دو دن میں 54 بل پاس کر دیے۔ 54 بلوں کو گننا مشکل ہے، پڑھے گا کون؟ پڑھے گا تو رائے دے گا، بہت سوں کو سمجھ ہی نہیں آتا کیا لکھا ہے۔ یہ فرسودہ نظام ہم نے اپنے اوپر مسلط کر لیا ہے۔ ہر ایک کے سامنے جھکنے کو تیار مگر اللہ کے دین کے ساتھ غداری، ایک ہی سانس میں 33 بل پاس کرنے کا تمہارے پاس وقت ہے لیکن اللہ کا ایک حکم نافذ کرنے کے لیے تمہارے پاس وقت نہیں ہے۔ کیا آپ لوگوں نے مرنے کے بعد اللہ کے سامنے جواب نہیں دینا؟ کتنا بڑا ظلم کرتے ہو اپنے ساتھ، اپنی قوم کے ساتھ۔ شریعت کے نفاذ کے لیے کوئی سنجیدہ نہیں ہے۔ دو چار کام بڑے بڑے ہوئے۔ قادیانیوں کو کافر قرار دینے والی بات بالکل ٹھیک ہے۔ علماء کا اتفاق رائے ہونا بالکل ٹھیک بات ہے۔ ضیاء الحق کے دور میں نصاب میں اسلامیات لازمی ہوئی اچھی بات ہے، وفاقی شرعی عدالت قائم ہوئی لیکن اس کے فیصلوں پر کوئی عمل درآمد نہیں ہے، اسلامی نظریاتی کونسل قائم ہوئی اس کو بھی غیر مؤثر بنا دیا گیا۔ دوسری طرف IMF کے سامنے گھٹنے ٹیک کر التجائیں کرتے ہیں کہ ہمیں ایک موقع دیجیے بس ہم آپ کی ساری شرائط ماننے کو تیار ہیں۔

جتنی جتنی بے وفائی اور غداری ہم نے اللہ کے ساتھ کی اتنا غیروں کی غلامی کے دلدل میں دھنستے چلے گئے۔ زیر مطالعہ آیات میں اللہ نے کیا فرمایا تھا:

''اور جان لو کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولاد فتنہ ہیں۔'' (الانفال:28)

اللہ کے نام پر، اسلام کے نام پر ملک لے کر وعدہ بھول گئے، خیانت کی اور پھر مال اور اولاد کے فتنوں میں مبتلا ہو گئے اور آزمائش میں ناکام ہو گئے۔ یاد رکھیے یہ آزمائش صرف طبقہ اشرافیہ کے لیے نہیں تھی بلکہ جو اپنے گھر بار میں، اپنی اولاد میں عدل نہیں کر رہے وہ بھی ظلم ہے، رشتہ داروں کے ساتھ عدل نہیں کر رہے تو یہ بھی ظلم ہے، ملازمین کے ساتھ عدل نہیں کر رہے تو یہ بھی ظلم ہے، اپنی سولہ آنے نوکری حلال نہیں کر رہے تو یہ بھی خیانت ہے۔ نیچے سے لے کر اوپر تک عدل ہوگا تو ہماری بقاء بحیثیت قوم ممکن ہوگی۔ اسی لیے ہم نے مہم کا نام رکھا: بقائے پاکستان: نفاذ عدل اسلام۔ پاکستان بنا اسلام کے نام پر اور کوئی شے جوڑ نہیں سکتی ہیں۔ ہم مختلف نسلوں، زبانوں، خطوں کے لوگ ہیں، خدا کی قسم! ہمیں کلمے نے جوڑا۔ اس کلمے کے نفاذ کی طرف جائیں گے تو ملک بچے گا۔ اسلام اور پاکستان لازم وملزوم ہیں۔ اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں۔ زیر مطالعہ آیات میں آگے فرمایا:

''اور یہ کہ اللہ ہی کے پاس ہے بڑا اجر۔'' (الانفال:28)

''اے اہل ایمان! اگر تم اللہ کے تقویٰ پر برقرار رہو گے تو وہ تمہارے لیے فرقان پیدا کر دے گا' اور دور کر دے گا تم سے تمہاری برائیاں (کمزوریاں) اور تمہیں بخش دے گا۔ اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔'' (الانفال:29)

ہجرت مدینہ کے بعد مسلمانوں نے امانت کی پوری پوری پاسداری کی تو اللہ نے بدر کے دن کو فرقان بنا دیا۔ حق کو فتح نصیب ہوئی اور باطل سرنگوں ہو گیا۔ قرآن بھی فرقان ہے۔ اگر ہم اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے والے بن جائیں، قرآن کو نافذ کرنے والے بن جائیں تو اللہ ہمارے لیے بھی فرقان پیدا کر دے گا۔ شریعت اگر پارلیمنٹ میں نافذ ہو تو پھر ظلم کے قوانین نہیں بنیں گے، عدل کا راستہ ہموار ہوگا۔ ناانصافی اور ظلم کی وجہ سے لوگ متنفر ہو رہے ہیں، شریعت کے تحت عدالتوں میں فیصلے ہوں گے تو منافرتیں نہیں پھیلیں گی۔ آج ہمارے لاکھوں نوجوان نشے کی لت میں مر رہے ہیں۔ ریپ کے کیسز بڑھ رہے ہیں، فحاشی اور بے حیائی اپنے عروج پر جا رہی ہے۔ تعلیمی اداروں میں شریعت نافذ ہوگی تو یہ بے پردگی نہیں چلے گی، نشہ نہیں چلے گا۔ شریعت میں بعض سزائیں فکسڈ ہیں، باقی تعزیرات ہیں۔ ظلم شدید تو سزا شدید، علی الاعلان سزا دو تو لاکھوں کو عبرت ملے گی اور ہمارے بچوں کی زندگیاں بچیں گی۔ اسی طرح نکاح کو آسان کریں گے تو زنا کے دروازے بند ہو جائیں گے۔ زنا کی سزاؤں کا نفاذ ہوگا تو ریپ کے کیسز نہیں ہوں گے۔ شریعت کا نفاذ ہوگا تو زکوٰۃ اور عشر کی وصولی ہوگی۔ جو معاش کی محنت میں کمزور رہ گئے ریاست ان کی کفالت کرے گی۔ عدل اسلام کے نفاذ کا مطلب صرف شرعی سزائیں نہیں ہیں بلکہ یہ عدل کا پورا ایک پیکج ہے جس میں پہلے لوگوں کو انصاف اور سہولیات فراہم کی جائیں گی اور اس کے بعد جو جرم کرے گا تو اس کو سزائیں ملیں گی۔ عدل کا نظام قائم ہوگا تو اللہ کا فضل نازل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

امیر تنظیم اسلامی کا پیغام

(بسلسلہ مہم بقائے پاکستان: نفاذ عدل اسلام)

عزیز رفقائے گرامی!

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہم تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام مختلف مواقع پر مہمات کا انعقاد کرتے ہیں۔ ایسی ایک بڑی مہم کا انعقاد ہم نے سالانہ سطح پر طے کیا ہے جو کہ عام طور پر ماہ اگست میں ہوگا۔ چنانچہ الحمدللہ مرکز میں مشورے کے بعد ہم نے طے کیا کہ امسال 11 اگست سے اس مہم کا آغاز ہوگا اور 3 ستمبر 2023ء تک تقریباً تین ہفتوں تک یہ مہم چلے گی۔ اس مہم کا موضوع ہوگا: بقائے پاکستان: نفاذ عدل اسلام۔ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا۔ 14 اگست کو ماہ رمضان کی 27 ویں شب میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے عطا فرمایا۔ آج ہم معاشی سطح پر تباہی، معاشرتی سطح پر بگاڑ اور سیاسی سطح پر بربادی دیکھتے ہیں۔ بنیادی وجہ یہ ہے کہ جس وعدے پر ہم نے اس ملک کو حاصل کیا، یعنی پاکستان کا مطلب کیا: لا الٰہ الا اللہ! اس کو ہم نے فراموش کیا۔ قیام پاکستان کے موقع پر تو جذبات تھے کہ اے اللہ! ہمیں ایک خطہ زمین عطا فرما جہاں ہم تیرے دین کا نفاذ کریں گے جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہو۔ ابتدا میں تھوڑی پیش رفت ہوئی۔ 1949ء میں قرارداد مقاصد پاس ہوگئی جس میں طے ہوگیا کہ حاکمیت اللہ تعالیٰ کی ہوگی اور قرآن وسنت کی بالادستی ہوگی۔ اس کے بعد تمام مکاتب فکر کے چوٹی کے 31 علماء نے 22 متفق علیہ نکات بھی پیش کر دیے کہ ان اصولوں کے مطابق اسلام کا نفاذ ہوگا تو سب اتفاق کریں گے۔ لیکن اس کے بعد ہم ریورس میں چلتے گئے، اکا دکا چند اقدامات کے سوا ہماری 76 برس کی تاریخ گواہی دے رہی ہے کہ ہم نے اللہ کے دین سے بے وفائی کی۔ ایسے حالات میں جب ملک مشکلات سے دوچار ہے، حالات دگرگوں ہیں، سیاسی طور پر سر پھٹول کا معاملہ، معاشی طور پر تباہی بربادی کا معاملہ، معاشرتی طور پر بگاڑ اپنی انتہا کو پہنچا ہوا ہے۔ شراب نوشی، جوا، نشہ، عورت کی عزت وتوقیر کی پامالی وغیرہ ہر آئے دن یہ معاملات بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ اندرونی سطح پر منافرتیں، خلفشار اور تعصبات بڑھ رہے ہیں جس سے فائدہ اٹھا کر بیرونی قوتیں اس پاکستان کے ٹکڑے کرنے کے درپے ہیں۔ ایسے حالات میں ہماری ذمہ داری اور بڑھ جاتی ہے کہ ہم قوم کو اللہ کی طرف رجوع کی دعوت دیں۔ چنانچہ 11 اگست سے ''بقائے پاکستان: نفاذ عدل اسلام'' مہم کا آغاز ہو چکا ہے اور یہ 3 ستمبر 2023ء تک جاری رہے گی۔ اس دوران خطابات جمعہ، پریس ریلیز ز، سوشل میڈیا اور دیگر ذرائع سے ہم اپنا پیغام پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ ان شاء اللہ۔ اسی طرح اپنے رفقاء کے ذریعے تحریری مواد عوام والناس تک پہنچانے کی کوشش کریں گے تاکہ ہم روز قیامت اپنے رب کے سامنے معذرت پیش کرسکیں کہ یارب! جب ظلم وستم کا دور دورہ تھا، تیرا دین نافذ نہیں تھا اور حقوق پامال ہو رہے تھے، ایسے میں ہم نے قوم کو متوجہ کیا۔ بحیثیت مسلمان یہ ہماری ذمہ داری بھی ہے اور اتنا تو ہم کرسکتے ہیں کہ اگر ہاتھ سے منکرات کو روکنے کی طاقت نہیں رکھتے تو زبان سے روک سکتے ہیں۔

مجھے امید ہے کہ مرکز سے لے کر عام رفقاء تک، تمام رفقائے تنظیم سب کے سب مل کر اس کام میں اپنا حصہ ڈالیں گے، وقت بھی لگائیں گے، مال کا انفاق بھی کریں گے، اپنی صلاحیتوں کو کھپائیں گے۔ کیا عجب کہ ہماری محنتوں کے نتیجے میں لوگوں کے دل نرم ہوجائیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت متوجہ ہو اور اسلام کے عادلانہ نظام کے قیام کی طرف پیش رفت کا معاملہ ہوسکے۔ نظام اسلام کا مطلب صرف چند سزاؤں کا نفاذ نہیں بلکہ اس کا اصل مقصد عدل وانصاف کا قیام ہے۔ شریعت کا نفاذ ہوگا تو معاشی اور سیاسی سطح پر ظلم وجبر اور استحصال کا خاتمہ ہوگا، معاشرتی بگاڑ، فحاشی، بے حیائی کا خاتمہ ہوگا، شریعت اگر پارلیمنٹ میں نافذ ہوگی تو پھر ظلم کے قوانین نہیں بنیں گے، عدل کا راستہ ہموار ہوگا تو یقیناً لوگوں کو جینے کا حق ملے گا، لوگوں کو ظلم سے نجات ملے گی اور جو اللہ کے رسول ﷺ سے کہلوایا گیا: ﴿وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ط﴾ (الشوریٰ:15) ''اور مجھے حکم ہوا ہے کہ تم میں انصاف کروں۔''

یہ پیغمبرانہ مشن ہے۔ چنانچہ ہم نے مہم کا نام رکھا ہے: بقائے پاکستان: نفاذ عدل اسلام! یہ ملک بنا کلمہ کی بنیاد پر، جب زبان اوپر آگئی، کلمہ پیچھے چلا گیا، بنگلہ دیش وجود میں آگیا، ملک کے دو حصے ہوگئے۔ اسی طریقے پر اگر کلمہ پیچھے جائے گا اور اس کے تقاضوں پر عمل نہیں ہوگا تو پھر پاکستان کیسے بچ سکتا ہے؟ اسلام جو انفرادی اور اجتماعی دونوں طرح کی زندگی کے لیے راہنمائی دیتا ہے، جب اس کا نظام نافذ ہوگا تو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں بھی متوجہ ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنا تن من دھن اللہ کے دین کے غلبے کی جدوجہد میں لگائیں اور اس مہم میں بھی اپنا وقت، جان، مال اور صلاحیتوں کو کھپانے کی کوشش کریں۔ ان شاء اللہ! مرکز کی طرف سے بہت کچھ راہنمائی بھی آپ کو ملتی رہے گی۔ کوشش کریں کہ 11 اگست سے 3 ستمبر 2023ء تک بھرپور انداز میں اس مہم میں اپنا حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے لیے آسانی کا معاملہ فرمائے اور اپنی تائید عطا فرمائے۔ آمین!

نبی اکرم ﷺ نے صرف عدل کی دعوت ہی نہیں دی بلکہ عادلانہ نظام کو بالفعل قائم کر کے دکھایا۔ ہمیں پُرامن، منظم اور غیر مسلح تحریک کے ذریعہ پاکستان میں اسلامی انقلاب برپا کرنے کی جدوجہد کرنا ہوگی۔ (شجاع الدین شیخ)

اللہ تعالیٰ عدل کا حکم دیتا ہے اور ظلم سے روکتا ہے۔ (مولانا فضل سبحان)

عدل اسلام کا کیچ ورڈ ہے، اگر اسلام سے عدل نکال دیا جائے تو کچھ نہیں بچتا۔ (ایوب بیگ مرزا)

اگر ہم اپنے ملک کو مستحکم کرنا چاہتے ہیں تو اس میں شریعت اسلامی کو نافذ کرنا ہوگا۔ (مفتی منیب الرحمان)

قراردادِ مقاصد کا پاس ہو جانا ایک بڑی سعادت کی بات تھی لیکن بدقسمتی سے اس قرارداد پر عمل درآمد نہیں کیا گیا۔ (محمد حسین محنتی)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت سنہری دور اسی لیے کہلاتا ہے کہ اُنہوں نے اسلام کے عادلانہ نظام کو بدرجہ اَتم قائم کیا۔ (شیخ ضیاء الرحمٰن المدنی)

رپورٹ سیمینار ”بقائے پاکستان --- نفاذِ عدلِ اسلام“ زیر اہتمام تنظیم اسلامی پاکستان

مرتب: وقار احمد / محمد سہیل

14 اگست 2023ء بروز پیر شہر کراچی کے عین وسط میں واقع The Venue Banquet میں تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام ”بقائے پاکستان ---- نفاذِ عدلِ اسلام“ کے عنوان سے سیمینار کا آغاز صبح 10:00 بجے کیا گیا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض **ڈاکٹر انوار علی** (نائب امیر حلقہ کراچی وسطی) نے ادا کیے۔ ڈاکٹر انوار علی صاحب نے سب سے پہلے امیر تنظیم اسلامی شجاع الدین شیخ صاحب، معزز مقررین اور دیگر شرکاء کو خوش آمدید کہا۔ بعدازاں سیمینار کی غرض وغایت کو واضح کرتے ہوئے کہا کہ بقائے پاکستان کے لیے عدلِ اسلام کا نفاذ ناگزیر ہے۔ مملکتِ خداداد پاکستان کے عوام وخواص کی توجہ اس اہم ذمہ داری کی طرف مبذول کروانے کے لیے تنظیم اسلامی 11 اگست تا 03 ستمبر 2023ء، پاکستان بھر میں ”بقائے پاکستان: نفاذِ عدلِ اسلام“ مہم کا آغاز کر چکی ہے۔ یہ سیمینار بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ تلاوت قرآن حکیم کے لیے **حافظ حذیفہ عبد الرحمان** کو دعوت دی گئی جنہوں نے سورۃ الانفال کی آیات 24 تا 28 کی تلاوت اور ترجمہ سے حاضرین کو روحانی غذا فراہم کی۔ اس کے بعد نعت رسول مقبول ﷺ پیش کرنے کے لیے کورنگی شرقی تنظیم کے ملتزم رفیق **حافظ ریان بن نعمان** کو دعوت دی گئی جنہوں نے قاری محمد طیب صاحب کا خوبصورت کلام نبی اکرم ﷺ شفیعِ اعظم دکھے دلوں کا پیام لے لو پیش کیا اور اپنی دلسوز اور روح پرور آواز کے ذریعہ سامعین کے دلوں کو گرمایا۔ اس کے بعد سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے جن خیالات کا اظہار کیا ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

شجاع الدین شیخ: (امیر تنظیم اسلامی): پاکستان کی بقاء اور سلامتی اسلام کے عطا کردہ نظامِ عدلِ اجتماعی کے نفاذ و قیام سے ہی ممکن ہے۔ انہوں نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے صرف عدل کی دعوت ہی نہیں دی بلکہ عادلانہ نظام کو بالفعل قائم کر کے دکھایا۔ پاکستان ایسا منفرد ملک ہے جہاں کے رہنے والوں کی زبانیں، رنگ اور رہن سہن سب مختلف ہونے کے باوجود کلمہ کی بنیاد پر ہم ایک ہو گئے۔ مسلمانانِ ہند کی زبان پر کلمہ چلا تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں الگ خطۂ زمین سے نواز دیا لیکن آج صرف زبان پر کلمہ ہونے سے اللہ کی نصرت نہیں آئے گی۔ بلکہ ہم غالب تب ہی رہیں گے جب حقیقی ایمان والے ہوں گے۔ آج قلبی ایمان کی ضرورت ہے۔ پڑوسی ملک افغانستان میں اللہ والوں نے اللہ پر توکل کیا تو اللہ نے ان کی نصرت فرمائی۔ آج ہماری قوم کو بھی ایسے ہی ایمانی جذبے کی ضرورت ہے۔ پارلیمان سے کتنے بل پاس ہو رہے ہیں لیکن نفاذ شریعت کے لیے کوئی بل پاس نہیں ہوا۔ قوت رکھنے والوں نے ہر جگہ اپنے مفاد کے لیے قوت استعمال کی لیکن شریعت کے لیے نہیں کی۔ انہوں نے پاکستان میں نظام کی تبدیلی کے لیے انقلاب نبوی ﷺ کی وضاحت فرمائی اور بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے پیش کردہ منہج انقلاب نبوی ﷺ کا مختصر خاکہ سامنے رکھا۔ اُنہوں نے کہا کہ ہمیں پرامن، منظم اور غیر مسلح تحریک کے ذریعہ پاکستان میں اسلامی انقلاب برپا کرنے کی جدوجہد کرنا ہوگی۔ انتخابی سیاست کے راستے نظام چل تو سکتا ہے لیکن بدل نہیں سکتا۔ اُنھوں نے کہا کہ ہم مختلف قسم کے نظام اور طرزِ ہائے حکومت اپنا کر 76 سال سے ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ پاکستان میں نفاذِ عدلِ اسلام ہمارے ایمان کا تقاضا ہے پھر یہ کہ موجودہ حالات کا منطقی اور عقلی تقاضا بھی اِس کے سوا نہیں ہے کہ ہم اپنی اصل کی طرف لوٹیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ملک میں موجود ظلم و زیادتی کی فضا اور سیاسی وطبقاتی کشمکش کو ختم کیا جائے اور بقائے پاکستان کے لیے اسلام کے نظامِ عدلِ اجتماعی کو مملکتِ خداداد پاکستان میں نافذ کرنے میں مزید تاخیر نہ کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان اسلام کے نام پر قائم ہوا اور اسلام کے عطا کردہ عادلانہ نظام ہی میں پاکستان کی بقاء مضمر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو مہلت دی ہے اُس سے بھرپور فائدہ اُٹھائیں۔ ہمارا کامل ایمان ہے کہ اللہ ہی ہمارا حقیقی سہارا ہے اُس کے سوا تمام سہارے دَجل وفریب ہیں جو ہماری ہلاکت کا باعث بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح فیصلہ کرنے اور پھر اُس پر استقامت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

مولانا فضل سبحان: (ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن): اللہ تعالیٰ عدل کا حکم دیتا ہے اور ظلم سے روکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارضِ پاکستان ہمیں رمضان المبارک کی 27ویں شب کو عطا کی جو نزول قرآن کی بھی بابرکت گھڑیاں ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ قیامِ پاکستان عالمِ اسلام کے لیے کسی نعمت سے کم نہیں تھا۔ ہمارے لیے سب سے ضروری قرآن پاک کے ساتھ وابستگی قائم کرنا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس قرآن کی وجہ سے قوموں کو عروج وزوال عطا فرمائے گا۔ علامہ اقبال کے نزدیک بھی ہماری ذلت ورسوائی کی وجہ تارکِ قرآن ہونا تھی۔ پاکستان کے دشمن ہماری نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں کو کمزور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ قرآن وسنت کی تعلیم سے نوجوان نسل کا شعور بیدار کرنے کی ضرورت ہے۔

شیخ ضیاء الرحمن المدنی: (رئیس و مدیر جامعہ ابی بکر الاسلامیہ): حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت سنہری دور اسی لیے کہلاتا ہے کہ اُنہوں نے اسلام کے عادلانہ نظام کو بدرجہ اَتم قائم کیا۔ عدل صرف سیاسی سطح پر ہی نہیں بلکہ معاملات میں بھی درکار ہے۔ اپنی ذات، گھر، محلے، مدارس، تناظیم ہر ہر سطح پر عدل کی ضرورت ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ پچھلی قومیں اسی لیے ہلاک ہوئیں کہ اگر کوئی عام فرد ظلم کرتا تو اسے سزا دی جاتی اور کوئی بااثر ظلم کرتا تو اسے چھوڑ دیا جاتا۔ ہمیں ہر صورت میں عدل کی گواہی دینی ہے چاہے وہ گواہی ہمارے خلاف ہی کیوں نہ جاتی ہو۔ اگر ہمیں روزِ محشر کی پکڑ کا پختہ یقین ہوگا تو ہم ہر سطح پر عدل کریں گے۔ اللہ ہمیں آخرت کا خوف

عطا فرمائے۔ آمین!

ایوب بیگ مرزا: (مرکزی ناظم نشر و اشاعت تنظیم اسلامی): قائداعظم محمد علی جناح کی 11 اگست 1947ء کی اُس تقریر جس کا ہمارے ملک کا سیکولر/لبرل دانشور زور و شور سے حوالہ دیتا ہے اُس کا ریکارڈ نہ ریڈیو پاکستان کے پاس موجود ہے اور نہ ہی بھارت کے ریڈیو کے پاس اُس کی کوئی کاپی موجود ہے۔ اس تقریر کا مبینہ متن نظریہ ضرورت کے بانی اور ٹھیٹ سیکولر جج جسٹس منیر نے فراہم کیا۔ پاکستانی نژاد برطانوی محققہ سلینہ کریم نے اپنی تحریر میں جسٹس منیر کی بد دیانتی اور جھوٹ کی قلعی کھول کر رکھ دی۔ عدل اسلام کا کیچ ورڈ ہے اگر اسلام سے عدل نکال دیا جائے تو کچھ نہیں بچتا۔ نفاذِ عدلِ اسلام صرف حکومت یا کسی ایک جماعت کی ذمہ داری نہیں بلکہ یہ ایک ایسا فرض ہے جو ریاست کے ہر فرد پر عائد ہوتا ہے۔ ہمارے ملک کا حال یہ ہے کہ سپریم کورٹ فیصلہ دیتی ہے لیکن حکومت اور مقتدر قوتیں اس پر عمل درآمد کرنے سے صاف انکار کر دیتی ہیں۔ دو صوبوں میں غیر آئینی حکومتیں قائم ہیں۔ ہر شخص اپنی ذمہ داری اور کوشش کا مکلف ہے اگر ملک میں اسلامی نظام کا نفاذ ہو جائے لیکن ایک فرد کا اس جدوجہد میں کوئی حصہ نہ ہو تو وہ فرد ناکام تصور ہوگا۔ البتہ اگر ایک شخص نفاذِ عدلِ اسلام کے لیے اپنا تن من دھن لگا دے لیکن پھر بھی اسلامی نظام قائم نہ ہو سکے تو وہ شخص کامیاب و کامران ٹھہرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اسی حوالے سے ہم سے سوال کرنا ہے لہٰذا ہمیں اس سوال کے جواب کی تیاری کرنا ہوگی۔

محمد حسین محنتی: (امیر جماعت اسلامی سندھ): قرار دادِ مقاصد کا پاس ہو جانا ایک بڑی سعادت کی بات تھی لیکن بدقسمتی سے اس قرارداد پر عمل درآمد نہیں کیا گیا۔ انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ آج ہم ایک اسلامی نظامِ حکومت کی بجائے سیکولر نظامِ حکومت کے تحت زندگی گزار رہے ہیں۔ دستورِ پاکستان پر عمل نہ کر کے پاکستان کے قیام کے بنیادی مؤقف سے انحراف کیا گیا۔ سود کے خلاف فیصلہ بھی آ گیا لیکن حکومت میں شریک افراد کیونکہ اسلامی سوچ کے حامل نہیں اس لیے کوئی روڈ میپ تک نہیں بنا سکے کہ کس طرح اس ملک کو سود کی لعنت سے پاک کیا جائے۔ جو قرضے لیے جا رہے ہیں وہ حکمرانوں کی عیاشیوں پر خرچ ہو رہے ہیں۔ لہٰذا پاکستان میں ترقی اور خوشحالی صرف نظام کی تبدیلی کے ذریعہ ہی آ سکتی ہے۔ جو بھی جماعتیں دین کے لیے جدوجہد کر رہی ہیں ہمیں ان کے ساتھ تعاون کرنا چاہیے۔ تنظیم اسلامی کی قرآن کی طرف رجوع کی تحریک بہت پُراثر ہے ہمیں اس کو مزید بڑھانے کی ضرورت ہے۔ پاکستان کی بقا نفاذِ عدلِ اسلام کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔

مفتی منیب الرحمان: (صدر دارالعلوم نعیمیہ): (ویڈیو پیغام) اگر ہم اپنے ملک کو مستحکم کرنا چاہتے ہیں تو اس ملک میں شریعتِ اسلامی کو نافذ کرنا ہوگا۔ یہ وطن ہمیں کسی نے تحفہ میں نہیں دیا بلکہ اس کے حصول کے لیے ہمارے اکابرین کی بے شمار قربانیاں اور شہادتیں شامل ہیں۔ ہمیں آزادی کی جو قدر کرنی چاہیے تھی وہ نہ کر سکے۔ دفاعِ پاکستان کے لیے مسلح افواج کی قربانیوں کی قدر کرنی چاہیے۔ ہم نے عہد کیا تھا کہ اگر آزاد وطن ملا تو ہم اس میں نظامِ مصطفیٰ ﷺ کو نافذ کریں گے۔ ہم نے قرآن و سنت کی بالادستی کی دفعہ کو تو آئین میں شامل کر لیا لیکن اس پر عمل درآمد نہ کیا۔ اللہ ہمیں نظریۂ پاکستان کی طرف لوٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

نماز ظہر کے وقت یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ اہل کراچی بڑی تعداد میں پروگرام میں شریک ہو کر کمال یکسوئی کے ساتھ تین گھنٹے معزز و محترم مقررین کے خیالات سے مستفید ہوئے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق اس سیمینار میں تقریباً 1800 حضرات نے شرکت کی۔ تنظیم اسلامی کے رفقاء نے اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لیے بھرپور محنت کی۔ رب کریم ان کی مساعی کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور اصلاحِ احوال کا ذریعہ بنائے۔ آمین!

❀❀❀

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(3 تا 9 اگست 2023ء)

جمعرات (03-اگست) کو مرکزی اُسرہ کے اجلاس میں شرکت کی۔ بعد نماز ظہر مرکز میں ایک ضیافت میں شرکت کی۔ بعد ازاں شعبہ نظامت سے میٹنگ کی۔

جمعہ (04-اگست) کو ''امیر سے ملاقات'' کے پروگرام کی ریکارڈنگ کروائی۔ قرآن اکیڈمی لاہور میں اجتماع جمعہ سے خطاب فرمایا۔ بعد ازاں ناظم اعلیٰ کے ہمراہ حلقہ پنجاب پوٹھوہار کے طے شدہ دورہ کے لیے تقریباً 06:30 بجے جہلم پہنچے۔ بعد نماز مغرب شاہین مارکی جہلم میں ''اسلام اور پاکستان'' کے موضوع پر تقریباً ایک گھنٹہ خطاب فرمایا، جس میں 200 مرد اور 25 خواتین نے شرکت کی۔

ہفتہ (05-اگست) کو صبح ناشتے پر ایک رفیق اور ایک حبیب سے ملاقات کی۔ بعد میں حبیب نے بیعت بھی کر لی۔ اس کے بعد میر پور، آزاد کشمیر جانا ہوا۔ وہاں بے نظیر میڈیکل کالج کے طلبہ وطالبات سے ''قرآن کتاب ہدایت'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ سوال و جواب بھی ہوئے۔ 12:00 بجے میاں محمد بخش لائبریری ہال میں ڈاکٹرز، پروفیسرز، وکلاء اور بیوروکریٹس سے ملاقات میں مختصر خطاب کیا اور سوالات کے جوابات دیئے۔ رفقاء کے علاوہ 160 احباب بھی شریک ہوئے۔ یہ پروگرام ڈیڑھ گھنٹہ پر محیط رہا۔

شام کو چائے پر گوجر خان میں چند تعلیم یافتہ اور ذمہ دار حضرات سے ملاقات کی۔ بعد نماز مغرب مقامی شادی ہال میں ''اسلام اور پاکستان'' کے موضوع پر انتہائی پُرمغز خطاب فرمایا، جس میں 350 مرد اور 40 خواتین نے شرکت کی۔

اتوار (06-اگست) مقامی مسجد میں بعد نماز فجر مختصر درسِ قرآن ہوا۔ ناشتے پر ایک سابق رفیق سے ملاقات کی اور بعد ازاں بیعت کر کے تنظیم میں شمولیت اختیار کی۔ صبح 09:00 بجے جامع مسجد العابد میں حلقہ کے رفقاء سے ملاقات کی۔ تعارف کے بعد سوال و جواب ہوئے۔ آخر میں مبتدی اور ملتزم رفقاء کی بیعت کا اہتمام کیا گیا۔ پھر ذمہ داران سے نشست ہوئی۔ جو 02:30 بجے تک جاری رہی۔ حلقہ کے ناظم بیت المال کی عیادت کی۔ امیر حلقہ، نائب ناظم اعلیٰ اس دوران شریک رہے۔ 04:15 بجے کراچی کے لیے روانگی ہوئی۔

پیر، منگل (07، 08-اگست) کو کراچی میں معمول کی مصروفیات رہیں۔

بدھ (09-اگست) کو اسلام آباد جانا ہوا۔ چیئرمین فیڈرل بورڈ (اسکول اور کالج) کے آفس میں ڈھائی سے 3 گھنٹے ذمہ داران سے ملاقات ہوئی۔ فیڈرل بورڈ کے امتحانات میں ترجمہ قرآن کے لازمی امتحان کے حوالے سے کچھ پیش رفت ہوئی ہے۔ فی الحال اسلامیات کے نصاب میں ترجمہ قرآن کا بڑا حصہ شامل ہو جائے گا۔ دوران گفتگو ایک قابل تشویش بات آئی کہ اسکولوں اور کالجوں میں نشہ کے معاملات بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے خلاف کوشش کرتے ہیں تو بڑے ہاتھ سامنے آ جاتے ہیں۔ ساتویں سے نویں کلاسز کے بچے بھی اس میں ملوث پائے گئے ہیں۔ دگرگوں صورت حال ہے۔

شام کو بزرگ رفیق کمانڈر شریف صاحب سے ملاقات کی۔ پھر کراچی واپسی ہوئی۔ نائب امیر سے تنظیمی امور کے حوالے سے آن لائن رابطہ رہا۔

پاکستان کا قیام ایک ویژن کے مطابق عمل میں آیا تھا لیکن اب ہم اپنا ویژن کھو چکے ہیں، ہمارے پاس نشانِ راہ باقی ہے اور نہ ہی زادِ راہ بچا ہے: رضاء الحق

یہ نظام عوام کو کوئی ریلیف نہیں دے سکتا بلکہ ان کے منہ کا نوالہ بھی چھین رہا ہے اور صرف وی آئی پی کلچر کو نواز رہا ہے: قیوم نظامی

میزبان: وسیم احمد باجوہ

عمران خان کی گرفتاری اور پاکستانی سیاست کا مستقبل کے موضوع پر

حالات حاضرہ کے منفرد پروگرام "زمانہ گواہ ہے" میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہار خیال

سوال: چیئرمین تحریک انصاف عمران خان کو تین سال قید کی سزا اور پانچ سال کے لیے نا اہلی کا سامنا ہے۔ کہا یہ جا رہا کہ یہ کیس میرٹ کی بجائے سیاسی انتقام کا شاخسانہ ہے اور اعلیٰ عدالتوں میں اپیل کی صورت میں انہیں ریلیف بھی مل جائے گا۔ اس حوالے سے آپ کی کیا رائے ہے؟

قیوم نظامی: جب سے پاکستان بنا ہے توشہ خانہ موجود ہے اور اس کے بارے میں مختلف ادوار میں مختلف سکینڈل سامنے آتے رہے ہیں۔ عمران خان صاحب نے الیکشن سے پہلے قوم سے وعدہ یہ کیا تھا کہ میں ایک با مقصد اور با معنی تبدیلی لاؤں گا اور میں ایک نیا پاکستان تشکیل دوں گا لہٰذا لوگوں نے ان کے اس نعرے سے متاثر ہو کر ان کو ووٹ دیا اور وہ وزیر اعظم بن گئے۔ لوگوں کو توقعات تھیں کہ وہ گورننس کا کوئی بہتر ماڈل پیش کریں گے۔ توشہ خانہ کو ہمیشہ سے لوگ لوٹتے چلے آئے تھے۔ عمران خان سے توقع یہ تھی کہ وہ کوئی ایسی قانون سازی کریں گے کہ یہ لوٹ کھسوٹ کا سلسلہ ختم ہو جائے۔ لیکن وہ ایسا نہیں کر سکے۔ ہمارے ہمسایہ ملک کے وزیر اعظم نریندر مودی نے میڈیا پر آ کر چیلنج کیا ہے کہ مجھے جو سو ارب روپے کے تحائف ملے تھے، میں نے ان کی شفاف نیلامی کروائی ہے اور نیلامی کرانے کے بعد وہ 100 ارب روپے میں نے خواتین کی تعلیم کے لیے وقف کر دیے ہیں۔ عمران خان کو بھی اس حوالے سے قانون سازی کرنی چاہیے تھی۔ توشہ خانہ قوم کی امانت ہے، یہ کسی فرد کی ملکیت نہیں ہے۔ ہمارے دین کی بھی یہی سپرٹ ہے کہ حکمرانوں کو جو تحفے تحائف ملتے ہیں وہ ان کی ذاتی ملکیت نہیں ہوتے بلکہ وہ قوم کی ملکیت ہوتے ہیں۔ عمران خان نے اس حوالے سے عوام کی توقعات کو پورا نہیں کیا بلکہ انہوں نے توشہ خانہ سے تحفے لیے اور آگے بیچ دیے۔ لہٰذا ان پر مقدمہ یہ ہے کہ انہوں نے الیکشن کمیشن میں جو اپنے اثاثے ڈکلیئر کیے ان میں اس رقم کو شامل نہیں کیا جو توشہ خانہ کے تحائف بیچ کر انہوں نے حاصل کی۔ بہر حال میں یہ سمجھتا ہوں کہ

مرتب: محمد رفیق چودھری

اس مقدمہ میں انتقام کا پہلو زیادہ ہے کیونکہ اتحادی جماعتوں کو لگتا ہے کہ تحریک انصاف جیت جائے گی لہٰذا اس کا راستہ روکنے کے لیے مختلف مقدمات بنائے جا رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس فیصلے میں قانونی تقاضے پورے نہیں کیے گئے کہ جو ڈیفنس کا right تھا پہلے تو التوا کا شکار ہوتا رہا لیکن جب موقع آیا تو عمران خان کو دفاع کا موقع دیے بغیر فیصلہ دے دیا گیا۔

شاید جج نے چھٹیوں پر برطانیہ جانا تھا اس لیے اس نے جلدی میں فیصلہ سنا دیا۔ اس بنیاد پر اس فیصلے کو اسلام آباد ہائی کورٹ میں چیلنج بھی کیا گیا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ عمران خان کو اس کیس میں کوئی ریلیف اس لیے مل جائے گا کہ عدالت نے قانون کے تقاضوں کو تکمیل تک نہیں پہنچایا جو پہنچانا چاہیے تھا۔

سوال: توشہ خانہ کیس کے علاوہ بھی القادر ٹرسٹ کیس، فارن فنڈنگ کیس، نو مئی واقعات کا کیس اور درجنوں دیگر کیسز بھی عمران خان کے خلاف ہیں جن کے فیصلے آنا ابھی باقی ہیں۔ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ یہ کیسز عمران خان کے سیاسی کردار کے خاتمے کا سبب بن سکتے ہیں؟

رضاء الحق: اگر ہم اپنی سیاسی تاریخ کے اُتار چڑھاؤ دیکھیں تو چند چیزیں بڑی کھل کے سامنے آتی ہیں۔ نمبر ایک اسٹیبلشمنٹ کا رول شروع دن سے بہت اہم رہا ہے اور طاقت کا بنیادی مرکز بھی اسی کے پاس رہا ہے۔ اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارا جو بھی سیاستدان جیل میں جاتا ہے تو وہ ہیرو بن کر نکلتا ہے شاید ہمارے ہاں سیاسی کلچر ایسا ہی ہے۔ پچھلے تیس سالوں کے دوران کوٹکنا کا کیس آیا، حدیبیہ پیپر مل، سوس اکاؤنٹس، سرائے محل، ایون فیلڈ، پانامہ، منی لانڈرنگ جیسے کئی کیسز آئے اور اب توشہ خانہ، فارن فنڈنگ، القادر ٹرسٹ، نو مئی واقعات، جیسے کیسز ہیں لیکن ان کیسز کی بنیاد پر یہ نہیں کہا جا سکتا ہے کہ کون سیاست میں رہے گا کون باہر ہو گا کیونکہ یہاں این آر او بھی ملتے ہیں، ملک سے باہر بھی لوگ رہتے ہیں، ایسا لگتا ہے کہ شاید وہ واپس نہ آ سکیں لیکن پھر وہ واپس بھی آ جاتے ہیں اور سیاست میں بھی آ جاتے ہیں۔ کیونکہ یہاں وقت کے تقاضے بدل جاتے ہیں۔ جب طاقتور اداروں کو ضرورت محسوس ہوتی ہے تو وہ کسی کو لے آتے ہیں اور کسی کو باہر کر دیتے ہیں۔ چاہے کتنے ہی مقدمات کیوں نہ ہوں وہ ختم ہو جاتے ہیں۔ اب آپ دیکھیں کہ توشہ خانہ کو 1990ء سے اب تک تمام سیاسی جماعتوں کے قائدین نے لوٹا لیکن ان پر کوئی قانونی گرفت نہیں ہو رہی ہے۔ اس ساری صورتحال میں ہماری عدلیہ کا کردار وہ نہیں ہے جو ہونا چاہیے۔ عدلیہ آزادانہ طور پر فیصلے کرے اور جو مجرم ہے اس کو سزا دے اور جو مجرم نہیں ہے اس کو قید و بند سے نجات دلائے۔

سوال: نو مئی کے واقعات کے بعد پی ٹی آئی کی مرکزی

قیادت یا تو جیل میں ہے یا روپوش ہو چکی ہے یا پھر اپنا الگ سے ایک سیاسی سفر شروع کر چکی ہے۔ اس ساری صورتحال میں آپ پی ٹی آئی کے مستقبل کو کس نظر سے دیکھتے ہیں؟

قیوم نظامی: میرا خیال ہے کہ تحریک انصاف کو کافی مشکلات کا سامنا ہے۔ یہ بہت ہی افسوس ناک واقعات ہیں جنہوں نے اسٹیبلشمنٹ کو بھرپور موقع دیا ہے کہ وہ اس کو ہائی لائٹ کریں۔ بے شک عمران خان کا بائیس سال کا تجربہ ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایک جال میں پھنس گئے۔ میں پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ان کی ایک سوچ تو تھی کہ اسٹیبلشمنٹ کے اوپر عوامی پریشر بڑھایا جائے۔ اس کے لیے انہوں نے جو طریقہ کار اختیار کیا کہ ان کی گرفتاری کو ریڈ لائن بنا دیا جائے یہ ان کی غلطی تھی کیونکہ گرفتاری کبھی بھی کسی سیاستدان کی ریڈ لائن نہیں ہوتی۔ سیاستدان تو خوشی سے گرفتار ہوتے ہیں اور جیلوں میں جاتے ہیں، پھر ہیرو بن کر باہر آتے ہیں۔ اس غلط فیصلے کی وجہ سے تحریک انصاف کو بہت گہرا دھچکا لگا ہے جس سے نکلنا میرا خیال ہے کہ بڑا مشکل ہو جائے گا کیونکہ اس کے بعد آپ دیکھیں کہ ان کا تنظیمی ڈھانچہ ٹوٹ گیا ہے۔ ان کی صوبائی باڈیز میں جو مرکزی لوگ تھے وہ بھی یا تو چھوڑ گئے ہیں، یا مفرور ہیں، یا پھر جیلوں میں ہیں اور عمران خان خود بھی جیل چلے گئے ہیں۔ جو پاپولر سیاستدان ہوتے ہیں وہ پارٹی میں تنظیم سازی نہیں کراتے۔ ہمارے لیڈر تو اس حد تک محتاط ہوتے ہیں کہ اپنی پارٹیوں میں الیکشن نہیں کرتے۔ اس صورت میں جب پارٹی ایک ہی شخص کے گرد گھوم رہی ہوتی ہے اگر وہ شخص ادھر ادھر ہو جائے تو پارٹی ختم ہو جاتی ہے۔ ضیاء الحق کو ایجنسیوں نے پوری رپورٹ دی کہ اگر آپ بھٹو کو راستے سے ہٹا دیں گے تو پیپلز پارٹی ختم ہو جائے گی۔ میں عینی شاہد ہوں کہ بھٹو کے بعد سوائے ایک دو کے باقی سب لیڈرز پیپلز پارٹی کو چھوڑ گئے تھے۔ لیکن بے نظیر نے دوبارہ پارٹی کو سنبھالا دیا نہیں تو وہ ختم ہو چکی تھی۔ کسی شخصیت کے ساتھ جڑی ہوئی سیاسی پارٹیاں جمہوری اصولوں کے مطابق نہیں چلتیں تو وہ ختم ہو جاتی ہیں۔ تحریک انصاف کے لوگ کہتے رہے کہ پارٹی میں الیکشن کروائیں لیکن عمران خان ٹالتے رہے۔ انہوں نے تحریک انصاف کو ایک ہجوم کی شکل میں رکھا۔ عمران خان کا ایک فین کلب تھا جب کال دیتے تھے لوگ آجاتے تھے۔ لیکن گرفتاری کے بعد چونکہ پیچھے کوئی تنظیمی ڈھانچہ نہیں ہے اس لیے عمران خان کے لیے بہت مشکلات ہیں۔ حالیہ گرفتاری سے پہلے انہوں نے ویڈیو پیغام میں کہا تھا کہ سڑکوں پر نکلنا ہے، گھر میں نہیں بیٹھنا لیکن کوئی نہیں نکلا۔ صوابی میں جو لوگ پُرامن انداز میں نکلے تھے انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ ایسی صورتحال میں تحریک انصاف کے لیے survive کرنا بڑا مشکل ہوگا۔ البتہ اگر اسٹیبلشمنٹ کی سوچ بدل جائے اور وہ سمجھیں کہ عمران خان کو واپس لانا ہے تو بات دوسری ہے۔

سوال: پاکستان کی 75 سالہ سیاسی تاریخ پر اگر ہم نظر ڈالیں تو سیاستدانوں اور اسٹیبلشمنٹ کے درمیان ہمیں نااتفاقی اور ٹکراؤ کی سی صورتحال ہی نظر آتی ہے۔ اس مسئلے کا مستقل حل کیا ہے؟

چند خاندانوں نے 75 سال سے عوام کو ایک شیطانی گھن چکر میں پھنسایا ہوا ہے، عوام سسک سسک کر مر رہے ہیں اور ان کے خون پسینے کی کمائی سے چند خاندان عیاشیاں کر رہے ہیں۔

رضاء الحق: ہر ملک میں اسٹیبلشمنٹ کا کچھ نہ کچھ کردار ہوتا ہے۔ البتہ پاکستان چونکہ ایک سکیورٹی سٹیٹ ہے اس لیے یہاں اسٹیبلشمنٹ کا رول زیادہ ہے کیونکہ ہماری جغرافیائی پوزیشن ایسی ہے کہ یہاں عالمی قوتوں کی خصوصی نظر ہے۔ اس خطہ میں امریکہ اور چائنا کے مفادات کا ٹکراؤ بھی ہے۔ بھارت امریکہ کا اتحادی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے ہاں سیاسی لیڈرشپ اتنی مضبوط نہیں ہے اور نہ ہی قانون کی عملداری ہے۔ جبکہ جن ممالک نے ترقی کی ہے وہاں آئین سب سے بالاتر ہوتا ہے اور ہر ادارے کو پتا ہوتا ہے کہ اس کا دائرہ کار کیا ہے اور وہ اسی کے اندر رہ کر کام کرتا ہے۔ جبکہ ہمارے ہاں صورتحال مختلف ہے۔ جیسا کہ ہمارے وزیر خارجہ نے 16 ماہ سسٹم کا حصہ رہنے کے بعد قومی اسمبلی کے الوداعی اجلاس میں بیان دیا کہ ہم اداروں کو ان کے آئینی دائرہ کار کے اندر کام کرنے پر مجبور نہیں کر سکے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہاں اداروں میں اپنے آئینی دائرہ کار سے تجاوز کا رجحان ہے۔ دوسری طرف روایتی سیاست کی بجائے موروثی سیاست نے جگہ لے لی ہے اس وجہ سے بھی اداروں کو مداخلت کا موقع ملتا ہے۔ جب تک ہماری سیاستدان اور مقتدر حلقے اپنی حدود کے مطابق کام نہیں کریں گے تب تک اسٹیبلشمنٹ کا سیاست میں رول ختم نہیں کیا جاسکتا۔

سوال: مشترکہ مفادات کونسل نے نئی مردم شماری کے نتائج کی منظوری دے دی ہے۔ اس کے مطابق اب نئی حلقہ بندیاں ہوں گی اور پھر اس کے اعتبار سے نیا الیکشن ہوگا۔ اس صورتحال میں انتخابات وقت پر ہوتے نظر نہیں آرہے۔ کیا آپ کے خیال میں 2023ء میں انتخابات کا انعقاد ممکن ہو پائے گا؟

قیوم نظامی: یہ جو فیصلہ انہوں نے کیا ہے اس میں دو نگران وزیراعلیٰ شامل تھے۔ اب نگران وزرائے اعلیٰ تو صوبوں کی نمائندگی کے قانوناً مجاز نہیں ہیں کیونکہ وہ منتخب ہو کر نہیں آئے۔ اس وجہ سے اس فیصلے کو چیلنج کرنے کے لیے تحریک انصاف عدالت میں جارہی ہے۔ ان کا موقف ہے کہ اس فیصلے میں دو صوبوں کی نمائندگی نہیں تھی لہٰذا اس فیصلے کو کالعدم قرار دیا جائے۔ اب تحریک انصاف کو اندازہ ہو گیا ہوگا کہ انہوں نے دو صوبوں میں اپنی حکومت گرا کر خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی ماری ہے۔ انہیں قومی اسمبلی کا بائیکاٹ ہی نہیں کرنا چاہیے۔ 140 ایم این ایز کو لے کر اسمبلی سے باہر آجانا اور پھر دو بڑی صوبائی اسمبلیوں کو توڑنا غیر دانشمندانہ فیصلہ تھا۔ اسد عمر نے کہا بھی کہ ایسا نہ کریں بلکہ اس کی بجائے آپ لوکل باڈیز کے انتخابات کا اعلان کر دیں۔ اگر ایسا کرتے تو صورتحال تحریک انصاف کے کنٹرول میں ہوتی۔ مردم شماری کے نتائج کی منظوری کا ایک سیاسی پس منظر بھی ہے کہ میاں نواز شریف چاہتے ہیں کہ واپس آکر وہ الیکشن کو lead کریں۔ وہ چوتھی بار وزیراعظم بننے کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ اس لیے وہ چاہتے ہیں کہ الیکشن اگلے سال مارچ تک چلے جائیں تاکہ ان کو اتنا موقع مل جائے کہ وہ اپنے کیسز ختم کروا سکیں اور اس قابل ہو جائیں کہ آکر انتخابی مہم چلا سکیں۔ ان کا خیال ہے اتنی دیر میں عمران خان کی مقبولیت کا گراف بھی مقدمات کی وجہ سے کافی نیچے آجائے گا۔

سوال: سیاسی حالات و واقعات پر نظر دوڑائیں تو اگلے الیکشن میں کوئی بھی سیاسی پارٹی واضح اکثریت حاصل کرتی دکھائی نہیں دے رہی کہ اپنی حکومت بنا سکے۔ ان حالات میں آپ کیا سمجھتے ہیں کہ پاکستان کو ایک نئے چارٹر آف ڈیموکریسی کی ضرورت ہے؟

رضاء الحق: جو بلیو پرنٹ بنا ہوا ہے تو اس میں

divide and rule کی پالیسی کے تحت کسی ایک جماعت کو اکثریت دینا مقصود بھی نہیں ہے اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ اس وقت استحکام پاکستان یا کسی دوسرے نام سے الیکٹیبلز بھی ایک جگہ اکٹھے ہو رہے ہیں اور بے شمار دوسرے طریقے بھی ہیں جن کے ذریعے مینڈیٹ کو تقسیم کیا جائے گا۔ پی ٹی آئی نے ایک نیا نعرہ دیا تھا کہ ہم نیا پاکستان بنائیں گے۔ مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی کو عوام نے آزما لیا تھا۔ پی ٹی آئی کا دعویٰ تھا کہ یہ دونوں جماعتیں کرپٹ ہیں، ان کے لیڈر چور بھی ہیں ڈاکو بھی ہیں، سب کچھ ہیں، ہم کرپشن فری پاکستان بنائیں گے وغیرہ۔ لیکن حکومت میں آنے کے بعد پی ٹی آئی خاطر خواہ تبدیلی نہ لاسکی۔ گویا چارٹر آف ڈیموکریسی کا معاملہ یہاں کامیاب نہیں ہوسکتا۔ ہمیں تین چیزوں کی ضرورت ہے۔ (1) پہلے چارٹر آف موریلٹی طے کریں، یعنی رولز آف دی گیم طے کریں۔ (2) چارٹر آف جسٹس اینڈ فیئر پلے طے کریں۔ (3) چارٹر آف اکاؤنٹیبلیٹی اور ریسپانسیبلیٹی بنائیں۔ اگر آپ کے پاس اختیار ہے یا آپ کوئی عہدہ چاہتے ہیں تو اس کی جواب دہی بھی ہوگی۔ یہ کرنے کے بعد پھر آپ چارٹر آف ڈیموکریسی کی طرف جائیں۔ سیاسی جماعتیں سیاسی بنیاد پہ بات چیت بھی کریں، مگر اپنے اصولوں پر اور آئین پر سمجھوتہ نہ کریں۔ اس کے بعد ان کی پوزیشن بنے گی۔ اس کے بعد وہ طاقتور کے سامنے کھڑے بھی ہوسکیں گی۔ اس کے بغیر چارٹر آف ڈیموکریسی کام نہیں کرے گا۔

سوال: شہباز حکومت نے رخصتی سے پہلے آخری چند دنوں میں قومی اسمبلی اور سینٹ میں عجلت میں درجنوں بل پاس کیے ہیں۔ اس تھوک کے حساب سے کی گئی قانون سازی کے پس پردہ مقاصد کیا ہیں؟

قیوم نظامی: ایک تو یہ چیز بالکل سامنے آگئی ہے کہ ہماری اسمبلیاں پانچ سال تو کام ہی نہیں کرتیں اور آخری دنوں میں بیرونی پریشر کی وجہ سے یا پھر پارٹی سپورٹرز اور سرمایہ داروں کی خوشنودی کے لیے تھوک کے حساب سے قانون سازی کی جاتی ہے جس کا عوام کے مفاد سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ حالیہ قانون سازی میں بھی آپ دیکھیں کہ یا تو آپس میں اقتدار کی بندر بانٹ کے حوالے سے قانون سازی کی گئی ہے یا پھر پارٹیوں کے سپورٹرز کے مفاد میں۔ ان میں دس بارہ پرائیویٹ یونیورسٹیز کے بل بھی شامل ہیں۔ ایک آدھ بل ان میں سے درست بھی ہوسکتا ہے لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ عام طور پر انہوں نے جو بل پاس کیے ہیں وہ مغربی ایجنڈے اور مغربی ذہنیت کے لوگوں کے پریشر میں کیے ہیں۔ کسی نے کوئی یونیورسٹی بنوانی ہے، کسی کا کچھ اور ایجنڈا ہے۔ سابق چیئرمین ایف بی آر شبر زیدی کہتے ہیں کہ میں نے ملتان کے ایک بڑے جاگیردار کو نوٹس بھیجا کہ تمہاری اتنی زیادہ انکم ہے اور تم نے کبھی ٹیکس نہیں دیا تو شاہ محمود قریشی کوئی 40 کے قریب ایم این ایز لے کر میرے دفتر میں آگئے اور پریشر ڈالا کہ نوٹس واپس لیا جائے۔ یعنی ہمارے سیاستدان قومی مفاد کو پس پشت ڈال کر چلتے ہیں اور جو درجنوں کے حساب سے بل پاس ہوئے ہیں وہ بھی انتخابی مہم کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے اپنے پارٹی سپورٹرز کو نوازا گیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ان میں سے زیادہ تر بل چیلنج ہو جائیں گے۔ یہ نظام عوام کو کوئی ریلیف نہیں دے سکتا بلکہ ان کے منہ کا نوالہ بھی چھین رہا ہے اور یہ نظام صرف وی آئی پی کلچر کو نوازنے کے لیے ہے۔ جس قدر مہنگائی ہو چکی ہے لوگ خودکشیاں کر رہے ہیں، لوگ کھانا کھائیں یا بجلی کے بل دیں۔ نوجوان یہ سارا کچھ دیکھ رہے ہیں اور ان کے اندر انقلاب کی چنگاری بھڑک رہی ہے۔ نوجوان اب اس نظام سے بے زار ہو چکے ہیں، وہ سمجھ گئے ہیں کہ چند خاندانوں نے 75 سال سے عوام کو ایک شیطانی گھن چکر میں پھنسایا ہوا ہے، جس میں عوام سسک سسک کر مر رہے ہیں اور ان کے خون پسینے کی کمائی سے چند خاندان عیاشیاں کر رہے ہیں۔

سوال: آپ کیا سمجھتے ہیں کہ سینٹ میں اور قومی اسمبلی میں جو تھوک کے حساب سے بل پاس کیے گئے ہیں یہ لانگ ٹرم میں جمہوریت کے لیے نقصان دہ ثابت نہیں ہوں گے؟

رضاء الحق: پی ڈی ایم حکومت نے آخری دنوں میں 54 بل پاس کیے۔ یہ قوانین جو پاس ہوئے ہیں وہ عوامی فائدے کے لیے نہیں بلکہ خود سیاستدانوں، سیاسی پارٹیوں اور طاقتور حلقوں کے فائدے کے لیے ہیں۔ کچھ بیرونی پریشر کے تحت پاس ہوئے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک بل چیئرمین سینٹ، ڈپٹی چیئرمین اور سینیٹرز کی مراعات بڑھانے کے حوالے سے ہے۔ ان میں آرمی اصلاحات بل، آفیشل سیکرٹ ایکٹ، کنٹونمنٹس کے حوالے بل، ڈی ایچ اے کے حوالے سے بلز ہیں۔ مجموعی طور پر طاقتور حلقوں کی طاقت اور اختیارات کو مزید بڑھانے کے لیے یہ ساری قانون سازی کی گئی ہے جس کا عوامی مفاد سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس کے علاوہ عالمی مالیاتی اداروں کے ایجنڈے کی جھلک بھی آپ کو نظر آئے گی۔ اس میں پی آئی اے کی نجکاری بھی شامل ہے، ایک این ایل سی کے معاملے کا بل ہے یعنی قومی اثاثہ جات کو فروخت کرنے کے معاملات بھی شامل ہیں۔ اسی طرح الیکشن ایکٹ میں ترامیم کی گئی ہیں۔ جس میں ٹرانسجینڈرز کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ الیکشن لڑ سکتے ہیں۔ حالانکہ ٹرانسجینڈر ایکٹ کے خلاف وفاقی شرعی عدالت فیصلہ بھی دے چکی ہے۔ پی ڈی ایم حکومت کے وزیر قانون نے کہا تھا کہ کوئی ایک اپیل سپریم کورٹ میں چلی جائے گی تو وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ غیر موثر ہو جائے گا۔ لہٰذا صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ اس قانون سازی کے ذریعے مفادات کسی اور کے پورے ہو رہے ہیں۔ حالانکہ ہمارے آئین میں واضح طور پر ریاست کو اسلامیہ جمہوریہ پاکستان کہا گیا ہے، یہ کہ یہاں حاکمیت اعلیٰ اللہ تعالیٰ کی ہے اور قرآن وسنت کی بالادستی ہوگی، عوام کو اپنے نمائندوں کے انتخاب کا حق دیا گیا ہے۔ قانونی اور اخلاقی جواز مضبوط ہو گا تو پھر constitution پر عمل درآمد بھی ہوگا۔ پھر یہ کہ عدالتیں بھی اسی spirit میں کام کرتی ہیں اور پوری قوم بحیثیت مجموعی ایک direction کی طرف چلتی ہے۔ آج دنیا میں جو بھی قوم آگے بڑھ رہی ہیں ان کا باقاعدہ ایک vision آپ کو دکھائی دیتا ہے، امریکہ ہے، چین ہے، بھارت ہے، ترکی ہے یہ سب ایک ویژن کے مطابق آگے بڑھ رہے ہیں۔ پاکستان کا قیام بھی ایک ویژن کے مطابق عمل میں آیا تھا لیکن اب ہم اپنا ویژن کھو چکے ہیں، ہمارے پاس نشان راہ باقی ہے اور نہ ہی زادِ راہ بچا ہے، ہم اپنی منزل کھو چکے ہیں۔ لہٰذا جب تک ہم دوبارہ اپنے راستے اور منزل کی طرف نہیں لوٹیں گے تب تک ہم یوں ہی بھٹکتے اور ٹھوکریں کھاتے پھریں گے۔ ضروری ہے کہ ہم اپنی اصل کی طرف لوٹیں اور پھر اس کے مطابق جب فیصلے ہوں گے تو ان پر عمل درآمد بھی یقینی ہوگا اور پھر ملک کا نظام چل سکے گا۔ ❁❁❁

قارئین پروگرام ''زمانہ گواہ ہے'' کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جا سکتی ہے۔

ظاہر میں تو آزادی ہے......

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

پاکستان 76 برس کا ہوگیا۔ دھوم دھام سے ناچ، گا، بجا کر قوم نے سالگرہ منائی۔ قائداعظم اور علامہ اقبال کے مزاروں پر گارڈ کی تبدیلی عمل میں آئی۔ ان مزاروں پر گارڈ کی تعیناتی اور تبدیلی سالانہ عمل ہے۔ ہم نے کبھی سیانوں سے اس کی وجہ پوچھی تو نہیں، تاہم ملک وقوم کے اتار چڑھاؤ، بانیان کے تحریکِ پاکستان، حصولِ پاکستان کے مقاصد، نظریۂ پاکستان اور اس کا ولولہ اور اب گزشتہ 22 سالوں میں ابھرنے والا نیا پاکستان! گارڈ کی ضرورت تو بنتی ہے۔ یہی لگتا ہے کہ قوم ان بابوں سے ڈرتی ہے لاشعور میں۔ خیر قوم تو بے شعور ہے، اس کے بڑوں، ملک چلانے والوں کو یہ فکر ضرور ہوگی کہ ترقیٔ معکوس، نظ (رپے سے، معاشرت معیشت تعلیم حکمرانی، ہر شعبۂ زندگی میں) اس پر یہ کہیں لٹھ لے کر نہ نکل آئیں۔

قائداعظم کی سوٹڈ بوٹڈ، روشن خیالی کا مظہر تصاویر (ان کے شیروانی، جناح کیپ والے لباس پورے جذبے سے اپنا لینے کے باوجود) جا بجا لگا کر، ان کی 100 اسلامی ولولے اور ملک کو اسلام کی تجربہ گاہ بنانے کا عزمِ مسلسل کی آئینہ دار تقاریر چھپا دیں۔ 11 اگست کی (موضوع) تقریر کو ہر دم پاکستان کا مقصدِ وجود قرار دے کر، حقائق مسخ کر چکے ہیں۔ رہے علامہ اقبال تو ہم نے پورا کلامِ اقبال، ان کا ایک شعر پڑھ کر نصابوں، نسلوں کی فکری آبیاری سے نکال باہر کیا ہے۔ (گانے بجانے والوں، قوالوں کو دے دیا ہے۔) انہوں نے کہا تھا:

اقبالؔ کی نفس سے ہے لالے کی آگ تیز
ایسے غزل سرا کو چمن سے نکال دو!

سو گارڈ تو مزار پر رہنے چاہئیں۔ کہیں شاعرِ مشرق یہ شعر سمجھانے نہ نکل کھڑے ہوں۔ یوں بھی تین سال ملک پر آسیب کا سایہ رہا۔ جادو جنات نگری بنی رہی حکومت و ریاست۔ عوام بھی تو ہم پرست ہوگئے۔ عقیدۂ آخرت، برزخ وغیرہ سب گڈمڈ ہوگئے۔ (قائداعظم کی روح بلانے کا کام تو بچپن میں بھی ہم نے ہوتے دیکھا تھا۔) ملکی گارڈ کی تبدیلی تو اس مرتبہ سیاسی سطح پر بھی 14 اگست کے حصے میں آئی۔ اگرچہ یہ ظاہر میں تو آزادی ہے باطن میں گرفتاری!

بلاوجہ ہی کئی اطراف سے نئے گارڈ پر تحفظات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ہمیں حقیقت پسند ہونا چاہیے۔ آزاد فیصلے ہم کب کر سکتے ہیں! 2001ء کے بعد پاکستان سرتاپا بدل چکا۔ 1947ء والی آزادی کے بعد حکومتوں کی اکھاڑ پچھاڑ سے لے کر پاکستان دولخت ہونے تک، اور پھر 2001ء کی عالمی جنگ کا اتحادی بننے تک سبھی کچھ بدل چکا ہے۔ برطانیہ سے آزاد ہونے کے باوجود ہم مسلسل اسی کی ذہنی، تعلیمی، سیاسی، معاشی، قانونی غلامی میں مبتلا رہے۔ یہ ریموٹ کنٹرول غلامی تھی۔ برطانیہ کو گورا وائسرائے یہاں رکھنے کی ضرورت نہ تھی۔ مقامی یہ ذمہ داری زیادہ بہتر، کم تنخواہ پر ادا کر لیتے ہیں۔

برطانیہ ہمارے سبھی حکمرانوں کا میکہ رہا۔ ستائے، تازہ دم ہو کر نئی ہدایات سے لیس لوٹ کر حکومتی مناصب سنبھالنے کی آمد و رفت لگی رہتی تھی۔ یوں بھی نزلہ زکام بخار پر دوا دارو بھی تو برطانوی ہسپتالوں ہی کا راس آتا ہے۔ سینڈ ہرسٹ، لندن اسکول آف اکنامکس، آکسفورڈ کیمبرج، حکمرانی کے سبھی شعبوں کے مراجع تھے۔ 2001ء تک اس پر نظریۂ پاکستان کا پچالا (عرفِ عام میں پوچا) پھیر لیا جاتا تھا۔ پھر یہ تکلف بھی برطرف ہوگیا جب ہم نے ترقی کر کے برطانیہ کے بڑے ابا امریکا کی غلامی کی حامی سینہ ٹھونک کر بھر لی۔ ہمیں ''باعزت نام'' نان نیٹو اتحادی، فرنٹ لائن اتحادی کا دے دیا گیا۔ فدویت میں بے پناہ اضافہ ہوا۔

پاکستان کو دو قومی نظریے، اسلامی شناخت کی بجائے قوم پرستی پر استوار کیا گیا۔ امت، ملت سے رشتہ کاٹ کر 'سب سے پہلے پاکستان' ہوگیا۔ ناچ، گا، بجا کر، قومی تہوار منا کر، مخلوط تماشوں، (ڈوبتی معیشت کے باوجود) ملک بھر میں آتش بازی میں (آئی ایم ایف کے سودی قرضے کے) نوٹوں کو گویا پٹاخوں، اناروں کی صورت جلا کر سیکولر یومِ آزادی میں ڈھال دیا گیا۔ سبز پرچم پر ہلال کو روتا اور ستارے کو بجھتا دیکھنے والی آنکھیں تو اب قبروں میں جا سوئیں۔ معترض کوئی نہ ہوا۔ بڑے بڑے نظریے کے داعی، قوم پرستی کے راگ الاپنے لگ گئے! اقبال تو تھے نہیں جو یاد دلاتے:

ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے
جو پیرہن اس کا ہے وہ مذہب کا کفن ہے!

انہوں نے وطنیت کا تجزیہ کرتے ہوئے (جاوید نامہ) میں لکھا۔ ترجمہ: 'مغربی سیاست دانوں اور مفکروں کی ساری کارروائیاں مکر و فن پر مبنی ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں کو وطن پرستی کا درس دیا، حالانکہ وہ خود مرکزیت اور اتحاد پر عمل پیرا ہیں۔ اس لیے اے مسلمان نفاق سے پہلو بچا، قوم پرستی سے دور رہ اور اگر تم میں نیکی بدی کی کوئی تمیز ہے تو مٹی گارے اور پتھر کی محبت میں الجھنے سے محفوظ رہ۔' ہر ملک، ملکِ ماست کہ ملکے خدائے ماست: مسلمان، اللہ کا خلیفہ، پوری دنیا اس کی جولان گاہ ہے۔ قومیت کی تنگنائے میں اسے قید کر کے کنویں کا مینڈک بنا دیا۔ مغرب عملاً خود نیٹو، یورپی یونین میں یک جان اور امریکا، کینیڈا سمیت سبھی مغربی ممالک یک زبان ہوتے ہیں۔ ہمیں تقسیم کر رکھا ہے۔ پاکستان امتِ مسلمہ کا گلِ سرسبد، آنکھ کا تارا تھا۔ اب آپادھاپی اور کشکول طرازی میں مقام کھو بیٹھا ہے۔

یادش بخیر بھٹو دور میں مسلم ممالک کی 'اسلامک سمٹ' کی میزبانی پاکستان نے کی تھی۔ امت کی اخوت اور پاکستان کی محبوبیت نے ملک ٹوٹنے کے بعد ایک نئی قوت پائی تھی۔ یہی بھٹو کا مقصد بھی تھا۔ اس وقت ملک کے طول و عرض میں اقبال کا یہ ترانہ گونجا کرتا تھا۔ (کیونکہ ابھی انتہاپسندی، دہشت گردی کے لیبل تیار نہیں ہوئے تھے۔)

بازو ترا توحید کی قوت سے قوی ہے
اسلام ترا دیس ہے تو مصطفویؐ ہے
نظارۂ دیرینہ زمانے کو دکھا دے
اے مصطفویؐ خاک میں اس بت کو ملا دے

اور یہ بار بار دہرایا جاتا: 'تو مصطفویؐ، مصطفویؐ، مصطفویؐ ہے۔' اور ہماری نسل نے یہی حق جانا تھا۔ اب نوجوان نسل کورین بینڈ بی ٹی ایس سے ہم آہنگ، ان کے راگ الاپ رہی ہے! اب عشق عاشقی سکہ رائج الوقت ہے، جو خلل ہے دماغ کا!

پاکستان سے محبت کا اظہار نہ تعلیمی میدان میں محنت سے ترقی کے جھنڈے گاڑنا ہے۔ نہ کفایت شعاری، امانت و دیانت، محنت سے ملک کا مستقبل سنوارنا ہے۔ ہر کچھ دن بعد ہلا گلا، کھیل تماشا، بینڈ باجا، اختلاطی موسیقی رقص، منہ پر جھنڈے پینٹ کر کے پٹاخے گولیاں چلا کر، ہر موقع پر چار چھ چھٹیاں کر کے دن منانے کا چلن ہے۔ جہلم میں 50 فٹ لمبا، 80 فٹ چوڑا جھنڈا لہرا کر پاکستان کے استحکام کا سامان کیا گیا! غریب ننگے بدن، برہنہ پا یہ

جھنڈا عوام کے تن ڈھانپنے سے قاصر! آدھی رات کو گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے شہر گونج اٹھا۔ افغانستان، امریکا اور بے شمار ایٹمی قوتوں کے آہنی شکنجے سے تاریخ ساز آزادی حاصل کرنے میں کامیاب ہوا۔ ایک طالب نے خوشی میں آکر ہوائی فائرنگ کرلی۔ مقامی کمانڈر نے اس سے کلاشنکوف واپس لے لی۔ جن گولیوں نے کفر کے سینے چھید کر آزادی حاصل کی، اپنے پیاروں کی بے بہا قربانیاں دیں، وہ یوں ضائع نہیں کی جاسکتیں! ادھر ہمارے ہاں برانڈڈ کپڑوں کی سیل پر دو خواتین مابین ایک جوڑے پر جھگڑا ہوگیا۔ شوہر نے بیوی کو جوڑا دلانے کے لیے فائرنگ کردی!

امت کا حال یہ ہے کہ مکہ مکرمہ میں عالمی اسلامی کانفرنس ہو رہی ہے جس میں 85 ممالک سے علماء، مفتیان کرام کی شرکت ہے۔ ہم خوش ہوئے کہ امت کی سربلندی کا سامان ہوگا۔ قرآن کی بے حرمتی کے تسلسل کا سخت نوٹس لیا جائے گا۔ کمزور مسلم ممالک کی مدد پر علماء، امیر بھائیوں کو متوجہ کریں گے کہ ہندوؤں کی بھرتی روک کر مسلم نوجوانوں کو رزق کی خاطر مغرب کے سمندروں میں ڈوبنے سے بچائیں۔ بھارت اور کشمیر میں مسلمانوں پر مظالم کا سدباب ہوگا۔ مگر وہاں تو رواداری اور برداشت کے موضوعات ہیں!

(قرآن جلانے پر) اور کتنی رواداری درکار ہے؟ خونِ مسلم کتنی مزید برداشت کا متقاضی ہے؟ انتہا پسندی اور دہشت گردی پر بھی بات ہوگی۔ مگر کس کی؟ اسرائیل، بھارت، برما، اسلاموفوبک ممالک کی انتہاپسندی، دہشت گردی پر بات ہونا مشکل ہے! انہیں بھی تو بلاؤ اور کچھ تعلیم دو!

حکمتِ مغرب سے ملت کی یہ کیفیت ہوئی
ٹکڑے ٹکڑے جس طرح سونے کو کردیتا ہے گاز

❁ ❁ ❁

دعائے مغفرت
انا للہ وانا الیہ راجعون

☆ حلقہ کراچی وسطی کے ناظم دعوت جناب آصف حبیب پراچہ کے بہنوئی وفات پاگئے۔

برائے تعزیت: 0300-8273916

اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دُعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَاَدْخِلْہُ
فِیْ رَحْمَتِکَ وَحَاسِبْہُ حِسَابًا یَّسِیْرًا

رفقاء متوجہ ہوں — ان شاءاللہ

’’مسجد جامع القرآن کمپلیکس، پیہونٹ نزد نیلور اسلام آباد (حلقہ پنجاب شمالی)‘‘ میں
03 تا 09 ستمبر 2023ء (بروز اتوار نمازِ عصر تا بروز ہفتہ نمازِ ظہر)

مبتدی تربیتی کورس کا انعقاد ہو رہا ہے۔

اور زیادہ سے زیادہ رفقاء پروگرام میں شریک ہوں۔

08 تا 10 ستمبر 2023ء (بروز جمعۃ المبارک نمازِ عصر تا بروز اتوار نمازِ ظہر)

امراء، نقباء و معاونین تربیتی و مشاورتی اجتماع کا انعقاد ہو رہا ہے۔

نوٹ: درج ذیل موضوعات پر باہمی مذاکرہ ہوگا۔ ذمہ داران سے گزارش ہے کہ دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لائیں۔

☆ اسلام کا انقلابی منشور (معاشی سطح پر) ☆ نجات کی راہ، سورۃ العصر کی روشنی میں

زیادہ سے زیادہ ذمہ داران پروگرام میں شریک ہوں۔

موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں

برائے رابطہ: 0332-5151916 / 0321-9820246
051- 2751014 / 051-4866055

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت: 78-35473375(042)

دعوت رجوع الی القرآن کا نقیب
علوم و حِکَم قرآنی کا ترجمان

سہ ماہی **حکمت قرآن** لاہور

تازہ شمارہ
جولائی تا ستمبر
2023ء

بیاد: ڈاکٹر محمد رفیع الدین ــــ ڈاکٹر اسرار احمد رحمہما اللہ

اس شمارے میں

☆ ماہمہ افسونِ تہذیب غرب ــــ ڈاکٹر ابصار احمد
☆ تذکرہ مرکزی انجمن خُدّام القرآن ــــ ڈاکٹر صہیب بن عبدالغفار حسن
☆ ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے منہجِ تفسیر میں نظمِ قرآن کی اہمیت اور استعمالات ــــ ڈاکٹر صاحبزادہ باز محمد/عبدالسلام
☆ مِلاکُ التأویل (۳۳) ــــ ابوجعفر احمد بن ابراہیم الغرناطی
☆ روایتی علم النفس اور جدید نفسیات ــــ مکرم محمود
☆ مباحثِ عقیدہ (۱۴) ــــ مؤمن محمود

افاداتِ حافظ احمد یار رحمہ اللہ ’’ترجمہ قرآن مجید مع صرفی و نحوی تشریح‘‘ اور محترم ڈاکٹر اسرار احمد رحمہ اللہ کا دورۂ ترجمہ قرآن بزبانِ انگریزی Message of The Quran تسلسل کے ساتھ شائع ہو رہا ہے

☆ صفحات: 96 ☆ قیمت فی شمارہ: 100 روپے ☆ سالانہ زرتعاون: 400 روپے

مکتبہ خدام القرآن لاہور
K-36، ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: 3-042-35869501

قرآن اکیڈمی، ماڈل ٹاؤن، لاہور میں

رجوع الی القرآن کورسز کی اختتامی تقریب 2023ء

مرتضیٰ احمد اعوان

رجوع الی القرآن کورس پارٹ ون اور ٹو کی اختتامی تقریب 17 جون 2023ء کو قرآن اکیڈمی میں منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت صدر انجمن خدام القرآن محترم ڈاکٹر عارف رشید نے کی۔ تقریب میں انجمن کے اکابرین حافظ عاطف وحید (ناظم اعلیٰ)، حافظ عاکف سعید (ڈائریکٹر اکیڈمی)، محمود عالم میاں (مدیر عمومی)، ڈاکٹر ابصار احمد (سابق صدر انجمن)، اساتذہ کرام اور طلبہ نے شرکت فرمائی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ پارٹ ٹو کے طالب علم حافظ حارث حیات نے سورۃ التوبہ کے آخری رکوع کی تلاوت کی۔ پارٹ ون کے طالب علم ضیاء المصطفیٰ نے نعت رسول ﷺ پیش کی۔ کورسز کے کوآرڈی نیٹر محترم سجاد سندھو نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیے۔

استاد محترم ڈاکٹر رشید ارشد نے ’’تزکیہ نفس‘‘ کے موضوع پر درس حدیث دیتے ہوئے کہا کہ موجودہ دور میں سوشل اور الیکٹرانک میڈیا نے شبہات اور شہوات میں اضافہ کر دیا ہے۔ میڈیا کے ذرائع شبہات اور شہوات کی فیکٹریاں ہیں۔ جہاں سے سیکولر دانشور اور نام نہاد مذہبی مبلغین دین کے شعائر کے حوالے سے شبہات پیدا کرتے ہیں اور لوگوں کو دین سے دور کرتے ہیں۔ ہمیں ایسے بہروپیوں کو پہچاننے کے لیے اپنے اندر بصیرت پیدا کرنی چاہیے۔ نبی اکرم ﷺ کو جو دین دیا گیا اس کے مقاصد میں سے ایک بڑا مقصد تزکیہ نفس ہے۔ آپ ﷺ کی دعاؤں میں تزکیہ نفس کا پورا بندوبست موجود ہے جن کو ہمیں اپنی زندگی کا معمول بنانا چاہیے۔

کوآرڈی نیٹر سجاد سندھو نے دونوں کورسز کی سمری پیش کی۔ انہوں نے کہا سال اوّل میں 40 جبکہ سال دوم میں 14 طلبہ نے داخلہ لیا۔ استاد محترم مفتی سعد حسن نے پارٹ ون میں تجوید، حفظ اور فقہ العبادات، محترم ڈاکٹر رشید ارشد نے مطالعہ حدیث، احیاء العلوم اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ: کرنے کا اصل کام، محترم آصف حمید نے آیات قرآنی کی ترکیب (صرفی ونحوی) اور محترم فیاض قیوم نے عربی گرامر، محترم مومن محمود نے ترجمہ قرآن مجید اور مختلف سورتوں کی صرفی ونحوی تشریح، محترم محمود حماد نے منتخب نصاب (حصہ اول) اور سیرت النبی ﷺ، محترم احتشام علی نے قصص النبیین (اول ودوم) کی تدریس کی۔ پارٹ ٹو میں ڈاکٹر رشید ارشد نے عقیدہ طحاویہ اور ریاض الصالحین، مومن محمود نے تفسیر القرآن (اردو وعربی)، مفتی سعد حسن نے فقہ المعاملات اور بینکاری سے متعلقہ مسائل واحکام اور محترم حامد سجاد نے عربی کا معلم (حصہ سوم، چہارم) کی تدریس کی۔

استاد محترم مومن محمود نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قرآن مجید نبی اکرم ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ ہے۔ اس کے الفاظ اور معانی میں بہت تاثیر ہے۔ یہی وجہ تھی کہ مشرکین مکہ لوگوں کو قرآن سننے سے روکتے تھے کیونکہ جو بھی قرآن سنتا تھا اس سے ضرور متاثر ہوتا تھا۔ ہمارے اندر قرآن سننے کا شوق ہونا چاہیے تاکہ ہم قرآن سن کر اس کی تاثیر حاصل کر سکیں۔ نبی اکرم ﷺ کی محبوب سنتوں میں ایک سنت قرآن کا سننا بھی تھی۔ ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہمارا صرف ذہن نہیں بلکہ پورا وجود قرآن سنے۔

اس کے بعد طلبہ نے اپنے تاثرات بیان کیے۔

پارٹ ون کے سی آر اسامہ حسن نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم نے قرآن کا علم حاصل کرنے کے لیے تھوڑا وقت نکالا۔ ہمارے اساتذہ ایسے ہیں جن کی تعریف ممکن نہیں۔ ان سے ہم نے عاجزی، انکساری اور اخلاص سیکھا۔ یہاں ہماری سوچ پر کام کیا گیا۔ قرآن اکیڈمی کا طالب علم مومنانہ سوچ کا حامل ہے۔

ڈاکٹر عرفان احمد صاحب نے انگلش میں اپنے تاثرات بیان کیے۔

پارٹ ون کے پوزیشن ہولڈر طالب علم محترم شفیع اللہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے علم حاصل کرنے کی توفیق دی۔ محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے رجوع الی القرآن کی تحریک شروع کی اس کے بعد ان کا خاندان اور رفقاء اس علم کی شمع جلا رہے ہیں۔ میں طلبہ سے عرض کروں گا کہ بلاشبہ ہم نے بہت کچھ سیکھا لیکن ابھی ہمارے لیے قرآن کے علم کا دروازہ کھلا ہے۔ اور اس کے اندر جانے کے لیے اللہ پر توکل کرتے ہوئے آگے بڑھیں۔ یہاں سے جانے کے بعد قرآن سے جڑنا ہے۔ اسلام کے انفرادی اور اجتماعی گوشوں پر عمل کے لیے کسی جماعت میں شامل ہونا ضروری ہے اور تنظیم اسلامی اس کے لیے بہترین چوائس ہے۔

امریکہ سے آئے ہوئے ایک نابینا طالب علم محترم عبداللہ نے کہا کہ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے توفیق دی۔ پھر کلاس کے ساتھیوں اور اساتذہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہاں پہلے میں نے اردو سیکھی۔ دو آدمی میرے ساتھ آتے ہیں اور انہوں نے بھی اس کورس سے استفادہ کیا۔ ہمارا وقت بہت قیمتی ہے۔ ہم نے جو کچھ سیکھا اس کو آگے پہنچائیں۔ اپنے وقت کو مزید بہتر بنائیں اور مسلسل سیکھنے کی کوشش کریں۔ پاکستان باقی دنیا سے بہت بہتر ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے آپ سے اور اپنے رب سے سچے ہو جائیں۔

ناظم اعلیٰ مرکزی انجمن خدام القرآن محترم حافظ عاطف وحید نے اپنے مختصر خطاب میں کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ یہ اللہ کا کرم اور فضل ہے۔ ہماری محنت اور کوشش ناقص ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سے زبردستی یہ کام لے رہا ہے۔ ہمارے اساتذہ نے بہت عمدہ کوششیں کی ہیں جن کا اثر اب نظر آ رہا ہے۔ میں تمام اساتذہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم سے نوازے۔ یہ طلبہ ان کے لیے صدقہ جاریہ ہیں۔ ناظم اعلیٰ نے سابق صدر انجمن ڈاکٹر ابصار احمد صاحب، ڈائریکٹر اکیڈمی حافظ عاکف سعید صاحب، مدیر عمومی محمود عالم میاں صاحب، صدر انجمن ڈاکٹر عارف رشید صاحب اور پروفیسر حافظ قاسم رضوان صاحب کی انجمن کے لیے بہترین خدمات کو سراہا اور تقریب میں شرکت پر ان کا شکریہ ادا کیا۔

آخر میں صدر انجمن محترم ڈاکٹر عارف رشید نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ والد محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ ایسے موقع پر سورۃ الرحمٰن کی پہلی چار آیات کا ہدیہ کرتے تھے، جن میں چار چوٹی کی چیزوں کا ذکر ہے۔ پھر ڈاکٹر صاحبؒ ان آیات کا لنک حدیث مبارکہ ((خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ)) سے جوڑتے تھے۔ قرآن اکیڈمی کی بنیاد والد محترمؒ نے رکھی تھی۔ اس وقت پورے ملک میں اس کی ذیلی شاخیں قرآن کی خدمت کر رہی ہیں۔ یقیناً یہ ساری خدمت ان کے لیے صدقہ جاریہ ہے۔ آپ نے جو علم حاصل کیا اسے دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کرنی چاہیے ورنہ یہ علم بھول جائے گا۔ ہمیں استماع قرآن کو معمول بنانا چاہیے۔ ڈاکٹر صاحبؒ بڑے شوق سے قرآن سنتے تھے۔ قاری محمود خلیل الحصری ان کے پسندیدہ قاری تھے۔ آپؒ جب قرآن سنتے تھے تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے تھے۔ قرآن کے پڑھنے اور سننے سے بہت عمدہ اثر پڑتا ہے۔

آخر میں صدر انجمن نے دعا کرائی۔ طلبہ کے لیے الوداعی دعوت طعام کا اہتمام بھی کیا گیا تھا۔ ڈاکٹر ابصار احمد صاحب اور ڈاکٹر عارف رشید صاحب نے طلبہ میں اسناد تقسیم کیں۔

امیر محترم کا دورہ حلقہ پنجاب پوٹھوہار

امیر محترم 4اگست 2023ء بعد نماز جمعہ ناظم اعلیٰ ڈاکٹر سید عطاء الرحمن عارف کے ہمراہ قرآن اکیڈمی لاہور سے بذریعہ جی ٹی روڈ جہلم کے لیے روانہ ہوئے اور تقریباً 6:30 بجے مقامی تنظیم جہلم کے دفتر پہنچے۔ مختصر قیام کرنے کے بعد امیر محترم نے شاہین مارکی جہلم میں بعد نماز مغرب ''اسلام اور پاکستان'' کے موضوع پر ایک گھنٹہ مفصل خطاب کیا۔ اس پروگرام میں 200 مرد اور تقریباً 25 خواتین نے شرکت کی۔ رات کو قیام مقامی تنظیم جہلم کے بزرگ ملتزم رفیق عبدالحفیظ کے ہاں تھا۔ صبح ناشتہ پر ایک رفیق اور ایک حبیب نے ملاقات کی اور بعد میں حبیب نے بیعت بھی کی۔ اس کے بعد تقریباً 09:00 بجے میرپور کے لیے روانہ ہوئے، جہاں پر آپ نے بے نظیر میڈیکل کالج کے طلبہ وطالبات سے ''قرآن کتاب ہدایت'' کے موضوع پر خطاب کیا اور سوالات کے جوابات دیے۔ 12:00 بجے میاں محمد بخش لائبریری کے ہال میں ڈاکٹرز، پروفیسرز، وکلاء اور بیوروکریٹ کے ساتھ ملاقات کی۔ جہاں آپ نے مختصر خطاب کیا اور شرکاء کے سوالات کے جوابات دیے۔ اس پروگرام میں 60 کے قریب احباب نے شرکت کی۔ طعام اور مختصر قیام کے بعد گوجرخان کے لیے روانگی ہوئی۔

04:30 بجے دفتر حلقہ گوجرخان پہنچے۔ کچھ دیر آرام کیا۔ بعد نماز مغرب مقامی شادی ہال میں آپ نے ''اسلام اور پاکستان'' کے موضوع پر ایک گھنٹہ خطاب کیا۔ پروگرام میں تقریباً 350 مرد اور 40 خواتین نے شرکت کی۔ رات کا قیام مقامی امیر گوجرخان فاروق حسین کے ہاں تھا۔ بعد نماز فجر مقامی مسجد میں مختصر درس قرآن دیا۔ ناشتے پر ایک سابق رفیق تنظیم نے ملاقات کی اور بعد میں بیعت کر کے تنظیم میں شمولیت اختیار کر لی۔

6اگست بروز اتوار صبح 09:00 بجے جامع مسجد العابد میں رفقاء کے ساتھ آپ کی ملاقات طے تھی۔ پہلے امیر حلقہ نے حلقہ کا تعارف کروایا پھر مقامی امراء نے اپنی تنا ظیم کا تعارف کروایا۔ اس کے بعد امیر محترم نے رفقاء کے سوالات کے جوابات دیئے اور وعظ ونصیحت کی۔ آخر میں مبتدی اور ملتزم رفقاء کی بیعت کا اہتمام کیا گیا۔ یہ نشست 12:00 بجے تک جاری رہی۔ چائے کے وقفے کے دوران رفقاء کی انفرادی ملاقاتیں بھی جاری رہی۔ اس کے بعد آپ کی ذمہ داران کے ساتھ نشست تھی جو 02:30 بجے تک جاری رہی۔ آخر میں ناظم بیت المال حلقہ کی عیادت کی۔ تقریباً 04:15 بجے کراچی کے لیے روانگی ہوئی۔ اس دورہ میں ناظم اعلیٰ، تنظیم اسلامی اور نائب ناظم اعلیٰ شمالی پاکستان اور امیر حلقہ بھی آپ کے ساتھ رہے۔

اقامت دین کی جدوجہد میں اللہ تعالیٰ ہمارا حامی وناصر ہو۔ آمین یارب العالمین!

(رپورٹ: امیر حلقہ پنجاب پوٹھوہار، ندیم مجید)

امیر محترم کا دورہ حلقہ کراچی وسطی

امیر محترم نے 11اگست 2023ء کو حلقہ کراچی وسطی کا دورہ کیا۔ نماز عصر کے بعد تعمیراتی ادارہ آباد کے ذمہ داران سے ان کے دفتر واقع گلستان جوہر میں ملاقات ہوئی۔ آباد کے چیئرمین راحیل صاحب نے اپنی انتظامیہ کے ساتھ خوش آمدید کہا۔ راحیل صاحب نے ایسوسی ایشن کی ترتیب اور طریقہ کار کی وضاحت کی۔ امیر محترم نے فرمایا کہ جس طرح ہم دنیاوی کاموں میں حکومت پر پریشر ڈال کر فیصلے تبدیل کراتے ہیں اسی طرح ہم دین کے لیے کیوں نہیں سوچتے۔

امیر محترم نے اپنی گفتگو میں فرمایا ہے کہ بانی تنظیم اسلامی جناب ڈاکٹر اسرار احمد نے قرآن کی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے قرآن اکیڈمیز کا قیام فرمایا اور ماہ رمضان میں دورہ ترجمہ قرآن کا آغاز فرمایا۔ ایک ماہ میں ترجمہ اور مختصر تفسیر بیان کی جاتی ہے۔ تنظیم اسلامی کسی مسلک پر قائم نہیں ہے اور دین بطور سسٹم قائم کرنا چاہتی ہے کیونکہ یہ اللہ کے رسول ﷺ کا مشن ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ پڑھے لکھے لوگ دین کا کام کریں۔ عمومی طور پر عوام الناس دنیاوی کاموں کے لیے احتجاج کر سکتے ہیں تو دین کے لیے کیوں کھڑے نہیں ہو سکتے۔ بہت سارے لوگ فلاح وبہبود کے لیے کام کرتے ہیں آپ بھی سوچیں کہ بے گھر لوگوں کو چھت بنا کر دیں۔ آپ لوگ جو پروجیکٹس بناتے ہیں ان میں مساجد بھی ہوتی ہیں تاہم ان کا استعمال بہت کم ہے۔ صرف نماز کے لیے ایک ڈیڑھ گھنٹے کے لیے استعمال ہوتی ہے، اس کے مزید استعمال کے لیے سوچ بچار کریں۔ اپنے ذاتی تعلقات کو اللہ اور رسول ﷺ کی بات پہنچانے کے لیے استعمال کریں۔ بانی تنظیم نے نکاح آسان تحریک شروع کی اگر مالدار لوگ نکاح میں کم سے کم خرچ کریں گے تو دیگر کم آمدنی والے لوگوں کے لیے مثال بنیں گے۔ پاکستان کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان کسی زبان یا برادری کی بنیاد پر نہیں بنا بلکہ یہ خطہ کلمہ طیبہ کی بنیاد پر وجود میں آیا۔ تاہم ہم نے نظریہ پاکستان کو فراموش کر دیا اور عموماً دین ہماری ترجیح نہیں ہے۔ دنیا میں واحد قوم ہیں جس نے دعویٰ کیا کہ ہم اس خطہ پر دین قائم کریں گے، اسلام کے بغیر ہمارا گزارا نہیں ہے۔

شرکاء نے فرمایا کہ ان شاء اللہ کوشش کریں گے جو مساجد ہمارے زیر انتظام ہیں اس میں بچوں کو کچھ skill سکھائیں گے۔ نوجوانوں کو نماز اور قرآن کی طرف لانا ہے، والدین کو چاہیے کہ اپنے بچوں کے ساتھ دوست بن کر کام کریں۔

12اگست 2023ء کو صبح 9.30 بجے تنظیم کے سینئر رفقاء جناب صباح الہدیٰ اور جناب سید محمد حسن سے مقامی امیر کے ہمراہ ان کی رہائش گاہوں پر ملاقات وعیادت کی۔ صبح 11 بجے جناب عمیر محمود صدیقی، رکن اسلامی نظریاتی کونسل سے ان کے ادارہ سٹی آف نالج میں ملاقات کی۔ ملاقات میں بہت سے امور خصوصاً بچوں اور نوجوانوں کے حوالے سے موجودہ حالات اور ان کے عقیدہ اور انٹرنیٹ کے استعمال سے پیدا شدہ مسائل پر گفتگو ہوئی۔ دن 1 بجے نئے مقامی امراء جناب شاہد احمد خان (گلشن جمال) اور جناب مصطفیٰ احمد (رضوان سوسائٹی) سے دفتر حلقہ میں ملاقات کی۔ بعد نماز عصر چائے پر فاران کلب انٹرنیشنل گلشن اقبال میں تاجر برادری سے تعلق رکھنے والے احباب سے ملاقات کی۔ بعد نماز عشاء مسجد فرقان گلزار ہجری میں خطاب فرمایا۔ بعد نماز عشاء ''ہمارے مسائل کا حل... نفاذ دین اسلام'' کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ آج سے تقریباً 76 برس پہلے مسلمان ہجرت کر کے پاکستان آئے اور یہ بات طے کی کہ حاکمیت صرف اللہ کی ہوگی۔ علامہ اقبال بھی واضح تھے کہ یہاں توحید کا بول بالا ہوگا اور اسلام کی صحیح تصویر پیش کرنے کا موقع ملے گا۔ قائداعظم بھی چاہتے تھے قرآن کی بنیاد پر اس ملک کی قانون سازی کی جائے لیکن آج 76 برس گزر گئے لیکن ہمارے مسائل ختم نہیں ہو رہے بلکہ بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے جس نظریہ کی بنیاد پر اس مملکت خداداد پاکستان کو بنایا تھا آج اس سے انحراف کیے بیٹھے ہیں۔ معاشرتی، معاشی اور سیاسی گوشوں میں بالخصوص اللہ کا حکم ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ان تمام مسائل کا حل صرف ایک ہے کہ کلمہ کے تقاضوں کو ادا کیا جائے اور ہر ہر سطح پر دین اسلام کا عادلانہ نظام نافذ کیا جائے۔

13اگست 2023 کو صبح 6.30 بجے حلقہ کراچی وسطی کے تمام ذمہ داران سے ناشتہ پر ملاقات کی۔ بعد ازاں امیر حلقہ نے حلقہ کے معاونین اور تناظیم کے امراء کا تعارف پیش کیا۔ امراء تناظیم نے اپنی اپنی تنظیم کے ذمہ داران اور علاقے کا تعارف کروایا۔ سوال وجواب کی نشست ہوئی جو تقریباً دو گھنٹہ جاری رہی اور دعا پر اس نشست کا اختتام ہوا۔ صبح 10.00 بجے اوشین بینکوئٹ میں کل رفقاء نشست منعقد ہوئی۔ امیر حلقہ نے حلقہ کراچی وسطی کے علاقہ جات کا تعارف پیش کیا اور حلقہ میں، ملتزم مبتدی رفقاء اور نقباء کی تعداد سے آگاہ کیا۔ امیر محترم کی جانب سے تمہیدی گفتگو کے بعد سوال وجواب کی نشست ہوئی جو تقریباً ڈھائی گھنٹے جاری رہی۔ بعد ازاں مبتدی وملتزم بیعت مسنونہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس دورہ کے دوران نائب ناظم اعلیٰ زون جنوبی جناب سید نعمان اختر، امیر حلقہ جناب عارف جمال فیاضی اور نائب امیر حلقہ جناب ڈاکٹر انوار علی موجود رہے۔

اللہ تعالیٰ تمام رفقاء کی محنتوں وکاوشوں اور امیر محترم اور دیگر اکابرین کی تفریغ اوقات کو مقبول ومنظور فرمائے۔ آمین! (رپورٹ: عمر بن عبدالعزیز، معتمد حلقہ)

Addressing the seminar, Director of Al-Asr Foundation, **Molana Fazal Subhan** said that Allah *(SWT)*commands justice and prohibits oppression. Allah *(SWT)* blessed us with Pakistan on the 27th night of blessed month of Ramadan, which is also the sacred timeframe of Quran's descent. The fact of the matter is that the creation of Pakistan is nothing short of a blessing for the world of Islam. For us, establishing a connection with the Holy Quran is paramount. The Prophet *(SAAW)*is reported to have said that Allah *(SWT)* will cause the rise and fall of nations with respect to this Quran. The primary reason for our misery and decline near Allama Iqbal, too,was our abandonment of the Holy Quran. Enemies of Pakistan are directing efforts towards weakening our ideological and geographical boundaries. We need to develop an Islamic conscience in the youth by educating them through the Quran and Sunnah.

Head and manager of Jamia Abi Bakr Al-Islamiyyah, **Shaikh Zia-ur-Rehman Al-Madni** said that the Caliphate of Hazrat Umar *(RA)*is considered the golden age of Islam for the very reason that he enforced Islamic system of justice to the utmost degree. Justice is not limited to only the political plane, but is necessary in all affairs. It is required on every level of society ranging from one's own self, homes, neighborhoods, schools and institutions. The Holy Prophet *(SAAW)*said that past nations were doomed because of the fact that when an ordinary person broke the law, he was punished, but when someone with authority did the same, he was excused. We must stand with justice even if it means bearing witness against our own selves. We will definitely enforce justice on all levels if we actually believe in the recompense of the Day of Resurrection. May Allah*(SWT)* enable us to have real belief in the Hereafter. Ameen!

The Ameer of Jamaat-e-Islami Sindh, **Muhammad Hussain Mehanti** said that the passing of the Objectives Resolution was indeed a favorable development, but unfortunately, this resolution was never acted upon. It is atrocious that today, we are living under a secular system of governance instead of an Islamic one. By not implementing the constitution of Pakistan, the fundamental calling of Pakistan's creation was compromised. Although an absolute decision was passed against Riba, individuals acting within the government, due to their lack of an Islamic vision, failed to produce even a roadmap for the eradication of the curse of Riba from this country. Whatever loans the country is receiving are being spent on the extravagant indulgences of its leaders. Thus, progress and prosperity in Pakistan are only possible through a change in the system. We should lend support to any and all organizations struggling for the *Deen* of Allah *(SWT)*. Tanzeem-e-Islami's movement aimed at a collective reversion towards the Quran is extremely effective and must be further nurtured. Pakistan's survival is inseparably linked to the establishment of Islamic system justice.

The Markazi Nazim Nashr o Ishaat of Tanzeem-e-Islami, **Ayub Baig Mirza**, in his address, said that "justice" is Islam's catchword; if it is removed from the equation of Islam, naught remains. The establishment of Islamic justice is not the duty of the state or a solitary organization only. In fact, it is such an elemental obligation that it falls upon the shoulders of every citizen of the state. Every single person is answerable for their own responsibility and subsequent effort. If the Islamic system were to be established in the country and there exists an individual who had no input in the preceding struggle, he would be considered unsuccessful. Contrarily, if a person exhausts his body, wealth and progeny for the struggle to establish Islamic justice, but the Islamic system still remains unrealized, then that individual would nevertheless emerge successful. Allah *(SWT)*will ultimately question us regarding our efforts, which is why we must prepare beforehand.

President of Dar-ul-Uloom Naeemia, **Mufti Muneeb-ur-Rehman**, in his video message, said that if we wish to stabilize our country, we must implement the Islamic Shariah in it. We did not receive this soil on a silver platter, our forefathers paid with countless sacrifices for its attainment. We failed to value independence as we should have. We must also value the sacrifices of the Armed Forces for Pakistan's defense. We pledged that in the case we were successful in obtaining an independent state, we would establish the Prophetic system in it. Although we included submission to the supreme authority of the Quran and Sunnah in our constitution, we remain shy of actually implementing it. May Allah *(SWT)* grant us the ability to return to the original vision of Pakistan.

The Naib Ameer-e-Halqa of Karachi Wasti, **Dr.Anwaar Ali**acted as the stage secretary.

Translated by: Muhammad Momin (Rafiq e Tanzeem-e-Islami)

TANZEEM-E-ISLAMI

SEMINAR PRESS RELEASE:16August, 2023

"The Holy Prophet (SAAW) not only preached justice, but actually established and presented a system based on it." (Shujauddin Shaikh)

"If we wish forour country's stability, we must implement the Islamic Shariah in it." (Mufti Muneeb-ur-Rehman)

"The Caliphateof Hazrat Umar (RA) is considered the golden age of Islam for the very reason that he enforced the Islamic system of justice to the utmost degree." (Shaikh Zia-ur-Rehman Al-Madni)

"The passing of Objectives Resolution was no doubt a favorable development, but unfortunately, this resolution was never acted upon."(Muhammad Hussain Mehanti)

"Allah (SWT) commands justice and forbids oppression." (Molana Fazal Subhan)

"Justice is Islam's catchword; if it is taken out of the equation of Islam, naught remains." (Ayub Baig Mirza)

"Baqa e Pakistan: Nifaz e Adal e Islam"
(A seminar under the aegis of Tanzeem-e-Islami)

Lahore (PR):A seminar on the topic, **"Baqa e Pakistan: Nifaz e Adal e Islam"**was organized under the aegis of Tanzeem-e-Islami at the Venue Banquet in Karachi. In his keynote address, the Ameer of Tanzeem-e-Islami, **Shujauddin Shaikh**, said that Pakistan's survival and security is dependent on the establishment and implementation of the system of social justice provided by Islam. He reminded that the Holy Prophet *(SAAW)* not only preached justice, but actually established and presented a system based on it. Pakistan has the unique status of being a country whose inhabitants differ in terms of language, color and heritage, but we were united solely on the basis of Islam. When the Muslims of the subcontinent resounded the *Kalima*, Allah *(SWT)* blessed us with a separate slice of land, but today, merely echoing the *Kalima* will not warrant Allah's *(SWT)* help. Rather, we would emerge dominant only if we possess true faith. Today, "faith in the hearts" is a need of pressing import. When the mujahids placed their trust in Allah *(SWT)*in our neighboring Afghanistan, Allah *(SWT)*strengthened them. Today, our nation requires faith-driven enthusiasm of a similar nature. Numerous bills are being passed by the Parliament, but none for advancement towards the implementation of the Islamic Shariah. Those possessing authority exercised it in all avenues pertaining to personal gains, but not for the sake of the Islamic Shariah. The Ameer mentioned the Prophetic method of revolution and presented a gist of the process for moulding the collective system of Pakistan according to the Prophetic method of revolution as proposed by the founder of Tanzeem-e-Islami, Dr. Israr Ahmed*(RAA)*. He said that we need to stive to initiate an Islamic revolution in Pakistan through a peaceful, disciplined and nonviolent movement. The existing system can only work to maintain electoral politics, but not change it. He said that we are stumbling in the dark for the past 76 years adopting all forms and methods of governance. The establishment of Islamic justice in Pakistan is an obligation stemming from our faith. Add to that the fact that logical and sensible deductions from our present predicament also necessitate that we return to our roots. The need of the hour is that the nation's present climate of oppression and exploitation, alongside political and class conflicts be eradicated, and that Islam's system of social justice be enforced in the Islamic Republic of Pakistan without any further delay. It is an undeniable reality that Pakistan was founded on the basis of Islam and its survival, too, is conditional to the establishment of the system based on justice provided by Islam. We should fully utilize the respite afforded us by Allah *(SWT)*. It is our firm belief that only Allah *(SWT)*is our true support, while all others besides Him*(SWT)* are agents of deception, who would ultimately result in our devastation. May Allah *(SWT)* grant us the ability to take the right decisions and then be steadfast on them. *Ameen!*

Vol: 32 Regd. No. C.P.L NO.114 No.32

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore